1065

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 29۔ جون 2009

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 09-2008

مطالبات زر برائے سال 09-2008 پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ نمبر 1	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد افیون برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کا صفحہ 1 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 2	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 24 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مالیہ اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کا صفحہ 2 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 3	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صوبائی آبکاری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 3 تا 4 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 4	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 4 کروڑ 79 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 5 تا 6 ملاحظہ فرمائیں۔

	ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مداسٹامپ برداشت کرنے پڑیں گے۔	
مطالبہ نمبر5	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو10کروڑ53لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدجنگلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 7تا 14ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر6	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جوایک لاکھ46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد رجسٹریشن برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کا صفحہ15 ملاحظہ فرمائیں۔ 1066
مطالبہ نمبر7	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو10لاکھ9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مداخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 16تا 17ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر8	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو44لاکھ34ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد دیگر ٹیکس و محصولات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 18تا 19ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر9	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو97کروڑ68لاکھ 65 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدنظام عدل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 20تا 36ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر10	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو70کروڑ47لاکھ 14 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009کوختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈسے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مدجیل خانہ جات وسزایافتگان کی بستیاں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 37تا 43ملاحظہ فرمائیں۔

مطالبہ نمبر 11	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 8-ارب 83 کروڑ 64 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 44 تا 73 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 12	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 30 لاکھ 23 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد عجائب خانہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 74 تا 78 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 13	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 6-ارب 61 کروڑ 87 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعلیم برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 79 تا 89 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 14	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 4-ارب 6 کروڑ 40 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد خدمات صحت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 90 تا 137 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 15	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ 14 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صحت عامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 138 تا 144 ملاحظہ فرمائیں۔ 1067
مطالبہ نمبر 16	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 93 کروڑ 92 لاکھ 24 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زراعت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 145 تا 172 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 17	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ 32 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 173

	30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ماہی پروری برداشت کرنے پڑیں گے۔	تا 176 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 18	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 97 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد امداد باہمی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 177 تا 181 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 19	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 11۔ ارب 83 کروڑ 74 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد صنعتیں برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 182 تا 186 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 20	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 51 کروڑ 55 لاکھ 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرق محکمہ جات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 187 تا 225 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 21	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ 31 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سول ورکس برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 226 تا 230 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 22	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 25 کروڑ 80 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد مواصلات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 231 تا 236 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 23	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو 30 کروڑ 19 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ریلیف برداشت کرنے پڑیں	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے صفحات 237 تا 239 ملاحظہ فرمائیں۔

گے۔

مطالبہ نمبر24	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو7۔ارب18کروڑ39 لاکھ17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پنشن برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات240 تا241ملاحظہ فرمائیں۔ 1068
مطالبہ نمبر25	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو48لاکھ95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات242 تا243ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر26	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک کھرب17ارب 39کروڑ16لاکھ53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد غلہ اور چینی کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات244 تا246ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر27	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو9۔ارب7کروڑ69 لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ترقیات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات247 تا482ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر28	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو ایک ارب91کروڑ89 لاکھ62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شاہرات و پل برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات483 تا589ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر29	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک ضمنی رقم جو11۔ ارب 26کروڑ80لاکھ29ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلیٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008کے صفحات590 تا 594ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر30	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال

	زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد آبپاشی و بحالی اراضی برداشت کرنے پڑیں گے۔	2008-09 کے صفحات 595 تا 604 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 31	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد انتظام عمومی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 605 تا 625 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 32	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ویٹرنری برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 626 تا 635 ملاحظہ فرمائیں۔

1069

مطالبہ نمبر 33	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کا صفحہ 636 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 34	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد متفرقات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 637 تا 659 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 35	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کا صفحہ 660 ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر 36	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30- جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2008-09 کے صفحات 661 تا 662 ملاحظہ فرمائیں۔

	ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد تعمیرات آبپاشی برداشت کرنے پڑیں گے۔	
مطالبہ نمبر37	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد زرعی ترقی وتحقیق برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09–2008 کے صفحات 663 تا665ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر38	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد شہری ترقی برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09–2008 کاصفحہ666ملاحظہ فرمائیں۔
مطالبہ نمبر39	ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ ایک علامتی رقم جوایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد سرکاری عمارات برداشت کرنے پڑیں گے۔	گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 09–2008 کے صفحات 667 تا704ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال09-2008

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال09-2008ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1071

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرہویں اسمبلی کا تیرھواں اجلاس

سوموار،29۔جون2009

(یوم الاثنین،5۔رجب1430ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر4بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o

لَوۡ أَنزَلۡنَا هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيۡتَهُۥ خَٰشِعٗا مُّتَصَدِّعٗا مِّنۡ خَشۡيَةِ ٱللَّهِۚ وَتِلۡكَ ٱلۡأَمۡثَٰلُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَo هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَٰلِمُ ٱلۡغَيۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِۖ هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُo هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلۡمَلِكُ ٱلۡقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ ٱلۡمُؤۡمِنُ ٱلۡمُهَيۡمِنُ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡجَبَّارُ ٱلۡمُتَكَبِّرُۚ سُبۡحَٰنَ ٱللَّهِ عَمَّا يُشۡرِكُونَo هُوَ ٱللَّهُ ٱلۡخَٰلِقُ ٱلۡبَارِئُ ٱلۡمُصَوِّرُۖ لَهُ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰۚ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۖ وَهُوَ ٱلۡعَزِيزُ ٱلۡحَكِيمُo

سُوۡرَةُ الحَشر آیات 21 تا 24

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے۔ تو ضرور تو اسے دیکھتا جھکا ہوا۔ پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے۔ اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا تکبر والا، اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے۔ وہی ہے اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا، ہر ایک کو صورت دینے والا، اسی کے ہیں سب اچھے نام۔ اس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میں تو پنجتن کا غلام ہوں
میں مرید خیرالانام ہوں
مجھے عشق ہے تو خدا سے ہے
مجھے عشق ہے تو رسول سے
میرے منہ سے آئے مہک صدا
جو میں نام لوں تیرا جھوم کے
مجھے عشق سروشمن سے ہے
مجھے عشق ان کے وطن سے ہے
مجھے عشق ان کی گلی سے ہے
مجھے عشق ہے تو علیؓ سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسنؓ سے ہے
مجھے عشق ہے تو حسینؓ سے ہے
مجھے عشق شاہ زمن سے ہے
میں قمر ہوں شاعر بے نوا
میری حیثیت ہی بھلا ہے کیا
وہ بادشاہوں کے بادشاہ
میں ہوں ان کے در کا ادنیٰ گدا
میرا نسبتوں کا ہے سلسلہ
میرا پنجتن سے رابطہ
میں تو پنجتن کا غلام ہوں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھئے گا۔ مجھے بولنے دیں۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخوپورہ روڈ کوٹ عبدالمالک میں ٹرک ڈرائیور کا قتل

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، آپ کچھ فرمانا چاہ رہے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں آج صبح کا ایک واقعہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ جب میں ساڑھے نو بجے فیصل آباد سے آرہا تھا تو کوٹ عبدالمالک سے تین کلو میٹر پیچھے traffic blockage تھا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ صبح پانچ بجے way side robbery کی وجہ سے ایک ٹرک ڈرائیور ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ہو گیا اور اس وجہ سے ٹریفک بلاک ہے۔ ایسے واقعات سڑکوں پر ہوتے رہتے ہیں یہ شاید اتنی فکر مند چیز نہ ہو لیکن جو لمحہ فکریہ ہے وہ یہ ہے کہ ساڑھے نو بجے تک وہاں پر متعلقہ تھانے کا کوئی ایس ایچ او تھا، ڈی ایس پی تھا، نہ ایس پی تھا اور نہ ہی پنجاب ہائی وے پٹرولنگ تھی۔ اگر چیف منسٹر پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے ان کی تنخواہیں بڑھائی تھیں تو اس امید پر کہ یہ لوگ اپنا قبلہ درست کریں گے، یہ لوگ اپنا طور طریقہ درست کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے وہاں بیٹھ کر علاقے کے ایم پی اے سے رابطہ کیا کہ آپ کے علاقے کے اندر لاء اینڈ آرڈر کی یہ حالت ہے آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے بھی پولیس سے رابطہ کیا لیکن پولیس نہیں آسکی۔ ایک گھنٹہ انتظار کرنے کے بعد لوگ واپس گئے اور موٹر وے کے through آئے ساڑھے دس بجے تک وہ ٹریفک بلاک تھی۔ یاد رہے کہ وقوعہ جو ہے وہ پانچ بجے صبح پیش آیا ہے تو پھر میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف جو بھی concerned ہیں وہ اگر کل اسمبلی میں یہ بتا سکیں کہ ایسی کیا ایمرجنسی وجوہات تھیں کہ ساری کی

ساری پولیس وہاں سے غیر حاضر تھی اور وہ کیوں کنٹرول نہیں کر سکی اور ٹریفک نہیں کھلوا سکی؟ بہت مہربانی۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! میں نے پرسوں بھی پنجاب ہاؤس کی الاٹمنٹ کے بارے میں بات کی تھی جو ایم پی ایز کو مشکلات اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کی رپورٹ کا آپ نے کہا تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہ رپورٹ ایوان میں پیش کروائی جائے۔ پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں جو ایم پی ایز جاتے ہیں وہاں پر مجھے پتا چلا ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ جو معزز ممبر نے پوائنٹ اٹھایا ہے یہ بہت sensitive issue ہے۔ معزز ممبران جب وہاں جاتے ہیں تو وہاں پر جس طرح ہر جگہ پر بیوروکریسی نے اپنے جال پھیلائے ہوئے ہیں تو وہ کمرے بھی بیوروکریسی کے قبضے میں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ یہاں پر کمیٹی بنائیں وہ انکوائری کرے کہ وہاں پر کون کون لوگ رہ رہے ہیں اور اس کے بعد وہ جتنے غیر متعلقہ لوگ ہیں ان سے کمرے خالی کروائے جائیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ رپورٹ پر نہ رہیں۔ ان ایم پی ایز کا تحفظ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا اور میرا اور سب کا فرض ہے۔ اس میں لاء منسٹر صاحب نے ذمہ داری اٹھائی تھی وہ آئیں گے، اپنی بات clear کریں گے۔ اس کے بعد اگر ضرورت پیش آئی تو ہم یقیناً کمیٹی بنا دیں گے۔ جی، رائے شاہجہاں صاحب!

جناب شاہجہاں احمد بھٹی: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی کارروائی کے بارے میں۔۔۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ وہ بعد میں بات کر لیں۔ میں نے ایک اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رائے صاحب! میں دیکھ رہا ہوں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے پتا چل گیا ہے۔ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب اور سینئر منسٹر صاحب آپ دونوں حضرات تشریف لے جائیں، ادھر سے سامیہ امجد صاحبہ کو بھی ساتھ لے جائیں اور پتا کریں کہ بات کیا ہے اور ہمارے صحافی بھائیوں کو لے کر آئیں۔

جناب شاہجہاں احمد بھٹی: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی کارروائی کے بارے میں۔۔۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری بات بھی سُن لیں۔ میں relevant پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہی ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ پریس کا issue ہے، یہ بہت اہم issue ہے۔

جناب سپیکر: میں نے floor رائے شاہجہاں صاحب کو دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب شاہجہاں احمد بھٹی: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کی کارروائی کے بارے میں۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ میری ایک منٹ کی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: ڈار صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات ہونے دیں اس کے بعد میں آپ کو باری دیتا ہوں۔ وہ آپ سے پہلے کھڑے ہوئے ہیں۔

جناب شاہجہاں احمد بھٹی: جناب سپیکر! ہاؤس کی کارروائی کے بارے میں جو غلط رپورٹنگ ہوئی ہے میں اس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ میری ایک منٹ کی بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ It does not look nice وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں، آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو allow نہیں کیا۔۔ مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

جناب شاہجہاں احمد بھٹی: جناب سپیکر! کل کے ایک انگریزی روزنامہ میں اس ہاؤس کی کارروائی کے بارے میں جو گزشتہ ہفتہ کی تھی ایک خبر شائع ہوئی اور میرے نام سے یہ خبر منسوب کی گئی کہ میں نے اس کارروائی کے دوران آپ کی غیر جانبداری کی۔۔ ۔

جناب سپیکر: وہ رائے شاہجہاں صاحب اور ہیں۔ وہ میرا خیال ہے پی پی۔125 کے ہیں۔ غالباً if I am not wrong جی، ڈار صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایک اہم واقعے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔ آپ نے مجھے وقت دیا شکریہ۔

دیکھیں! جمعرات کی شب اڑھائی بجے میرے چوک فیصل آباد میں ایک گاڑی بارود سے بھری کھڑی تھی، چار چار لوگ کلاشنکوف پکڑے ہوئے پیچھے کھڑے تھے۔ وہاں سامنے ایک پلازہ ہے کیونکہ میں پلازوں کے درمیان میں رہتی ہوں تو پلازے کے اوپر سے دو کلاشنکوف والے آئے ہیں اور گاڑی کو لے کر ادھر گئے۔ میرے سامنے والے جو ہمسائے تھے انہوں نے میاں محمود الحسن ڈار صاحب سے بات کی۔ انہوں نے فوری طور پر کوتوالی روڈ پولیس کو inform کیا کہ یہاں پر کچھ مشکوک لوگ رہتے ہیں۔ جمعرات اڑھائی بجے کا یہ واقعہ ہے مگر ابھی تک کسی نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ کہاں یہ پولیس والے سوئے رہتے ہیں؟ ان کو ڈاکٹروں سے check کروایا جائے کہ یہ کون سی چیز پیتے ہیں؟ سوئے رہتے ہیں، سرکار بھی سوئی رہتی ہے، گورنمنٹ بھی سوئی رہتی ہے، بندے پر بندہ قتل ہو رہا ہے ہماری گلی میں سے کسی کے گھر کی پانی والی ٹینکی کے جو پمپ ہوتے ہیں وہ سارے کے سارے اتار کر لے گئے ہیں مجھے لگتا ہے اس میں پولیس ضرور involve ہے۔ تین تین، چار چار ہزار والے پمپ وہ آٹھ آٹھ سو میں فروخت کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نوٹس لے رہا ہوں۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے آپ کا pont نوٹ کر لیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں آپ سے relevant پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ نے کوئی چیز مجھے پڑھ کر نہیں سنائی۔ آپ کی مہربانی۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: بہت مہربانی۔ جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ جس وقت آپ نے کمیٹی بنائی ہے یہ اسی سے relevant point تھا۔

جناب سپیکر: کس کی کمیٹی؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! جو آپ نے پریس کی کمیٹی بنائی ہے، جو ہماری پریس ابھی ناراض ہو کر چلی گئی ہے اس سے related بات تھی اسی لئے میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر کا کہہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو اب لینے کے لئے چلے گئے ہیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: یہ بات بہت اہم ہے۔ تین روز پہلے جو وزیر اعلیٰ صاحب کے کہنے پر پرچہ درج کیا اور ابھی تک اے ایس آئی کو جو کہ امجد نامی آدمی ہے اس کے ساتھ حافظ ادریس اور اس کے ساتھ پانچ آدمیوں کو ابھی تک کیوں arrest نہیں کیا گیا؟ اسی لئے پریس نے واک آوٹ کیا ہے۔ اس سے relevant بات تھی۔

جناب سپیکر: جی، پتا لگ گیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں ایک چیز آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہی تھی کہ جس وقت قاری صاحب تلاوت کرتے ہیں تو انہوں نے گاؤن پہنا ہوتا ہے تو جو ہمارے نعت خواں ہیں ان کو بھی گاؤن عنایت کیا جائے۔ یہ اچھی روایت ہے اور قاری عابد روف نعت خواں جو ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔۔۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا، جس طرح پچھلے دنوں اخبارات میں بڑا شور وغل مچایا گیا کہ ہم نے minority کو کروڑوں روپے scholarship میں دیئے، ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔۔

جناب سپیکر: جب cut motions کی بات آئے گی تو بات کر لیجئے گا۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم اور بیوروکریسی کے حوالے سے بات ہے کہ وہ کس طرح جمہوریت کی دھجیاں اڑا رہی ہے۔ یہ scholarship کے جو فنڈز چودھری پرویز الٰہی صاحب نے سابق حکومت میں مختص کئے تھے اور وہ بڑے احسن طریقے سے ایم پی ایز اور Minority Advisory Council کو باہم ملا کر غربا اور مستحق طلبا میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ میں بات ادھر کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے کان آپ کی طرف ہیں۔

انجینئر شہزاد الٰہی: دیکھیں! آج جس طرح ہمارے فنانس منسٹر صاحب کو "بابو" لوگوں نے بجٹ لکھ کر پکڑا دیا تو انہوں نے پڑھ دیا۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے بھی آپ سے کہا ہے کہ "بابو" نہ کہا جائے۔

انجینئر شہزاد الٰہی: جناب سپیکر! وہ بابو لوگ ہی ہیں اور اسی طرح ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ ایک سیکرٹری کو کیا پتا کہ کونسے لوگ مستحق ہیں اور کون سی اس نے کمیٹی بنائی، سیکرٹری نے خود ہی اپنا میرٹ بنایا اور جن کو وہ scholarship نہیں ملی، ہزاروں کی تعداد میں بچے ہمارے پاس آئے اور وہ آج پریس کلب کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں، یہ کون سا میرٹ ہے جس کی وہ دھجیاں اڑا رہے ہیں، منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں اور ان سے آپ وضاحت چاہیں۔

ملک محمد عباس راں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ ساری وضاحت میرے خیال میں کر دیں۔ ملک صاحب! ان کو بات کر لینے دیں پھر آپ کی باری آئے گی۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے جس بات کی بابت نشاندہی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز تو لکھی پڑی ہے اور یہ میں ان کو ensure کرتا ہوں کہ جو scholarship کو transparent بنانے کے حوالے سے بات ہے وہ بالکل سو فیصد ہی ہے اور اس پر کوئی compromise نہیں لیکن اگر ہمارے بھائی کے نوٹس میں بات آئی ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر جو ہمارے ایم پی ایز ہیں ان کو اس میں ہم involve کریں تو میں چاہوں گا کہ ایک اپوزیشن اور دو ہمارے حکومتی بنچوں سے تین ایم پی ایز کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر دیتے ہیں جو یہ تمام process میں scholarship کے حوالے سے scrutinize کر رہی ہے تو ہم اپوزیشن سے شہزاد الہیٰ صاحب کو دعوت دیں گے کہ وہ بھی آ جائیں اور ادھر سے ہمارے مسلم لیگ (ن) کے minority کے ایم پی اے رانا آصف محمود صاحب کو بھی میں نے کہا تھا کہ آپ بھی آ جائیں اور پیپلز پارٹی سے ہماری ایم پی اے ہیں، ان تینوں کو ہم ساتھ لے لیتے ہیں اور کمیٹی بنا دیتے ہیں تاکہ یہ دیکھ لیں اور ان کی موجودگی میں ہی ہم اس کو ensure کریں گے تاکہ کسی انسان کی حق تلفی نہ ہو اور کوئی طالب علم اگر میرٹ پر fall کرتا ہے تو اس کی کوئی حق تلفی نہ کی جا سکے۔ شکریہ

ملک محمد عباس راں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شاہان ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ ملک صاحب ان کی باری ہے اور اس کے بعد آپ کی باری ہے۔ جی، عباس صاحب!

ملک محمد عباس راں: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں نے آج صبح کا روزنامہ "ایکسپریس" پڑھا ہے جس میں لکھا ہوا تھا کہ پنجاب گورنمنٹ چائنا سے بسیں منگوا رہی ہے تو اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ جب پیلی ٹیکسی سکیم چلی تھی تو اس وقت بھی چائنا سے بسیں آئی تھیں جو آج تک کباڑ خانوں میں کھڑی ہیں، ان کا کوئی معیار نہیں تھا۔ کیا اب جو بسیں ہم منگوا رہے ہیں وہ بھی اسی طرح کی ہیں؟ اگر آپ مارکیٹ میں چلے جائیں تو چائنیز سامان جو بھی آپ کو ملے گا وہ تین چار دن سے زیادہ نہیں چلتا۔

جناب سپیکر! دوسری میری گزارش یہ ہے کہ جو ایم پی اے صاحبان کی گاڑیوں کی پارکنگ ہے وہاں پر دھوپ ہوتی ہے اگر وہاں پر کوئی پارکنگ کا انتظام نہیں کیا جاتا تو کم از کم اجلاس کے دوران وہاں پر کوئی شامیانہ اور تمبوؤں کا انتظام کر دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات مان لی گئی۔ agreed, agreed

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر! میری اور گزارش یہ ہے کہ ہمیں جو ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈ دیا جاتا ہے وہ جب ہمارے پاس پہنچتا ہے تو اس کے اوپر PND کی طرف سے ہدایت ہوتی ہیں کہ یہ ہیلتھ پر لگانا ہے، یہ ایجوکیشن پر لگانا ہے، یہ روڈز پر لگانا ہے، یہ اپنے سیوریج پر لگانا ہے اور یہ واٹر سپلائی پر لگانا ہے تو ہمیں ہدایت دینے والے یہ کون ہوتے ہیں؟ ہم اپنے حلقے میں خود مختار ہیں اور ہمیں پتا ہے کہ ہمارے حلقے میں کیا چیز ضروری ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

فنڈ ہمارا ہے اور ہدایت ہمیں PND ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے تو کیا ہم PND کے ماتحت ہیں یا یہ ہمارے ماتحت ہیں؟

اٹک کے جنگل کالا چٹا رینج میں لکڑی چوری سے محکمہ کو کروڑوں روپے کا نقصان

(۔۔۔جاری)

جناب شاہان ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں آپ یقیناً معتبر ہیں۔ آپ کے حلقے کے کاموں کا بانسبت کسی اور کے آپ کو زیادہ پتا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اسی issue کو دوبارہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا جو کالے چٹے پہاڑ کے حوالے سے جنگل میں آگ لگی ہوئی تھی، کل سیکرٹری صاحب بھی دو گھنٹے کے لئے وہاں پر گئے اور انہوں نے دو گھنٹے ہیلی کاپٹر کی سیر بھی کی اور وہ واپس آئے ہیں یا نہیں آئے لیکن تین چار ہیلی کاپٹر وہاں پر پانی سے آگ بجھانے کے لئے کوشش کرتے رہے اور وہ آگ نہیں بجھا سکے۔

میری گزارش یہ ہے کہ جب میں نے رانا مشہود صاحب کو سب سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر پر اس بات کا تذکرہ کیا تھا تو انہوں نے اریگیشن منسٹر جناب اولکھ صاحب کی قیادت میں ایک کمیٹی۔۔۔

جناب سپیکر: اولکھ صاحب اریگیشن منسٹر نہیں ہیں۔

جناب شاہان ملک: ایگریکلچر منسٹر ہیں لیکن میرا مقصد یہ نہیں ہے جو میرا مقصد ہے وہ آپ سمجھ رہے ہیں، عرض یہ ہے کہ انہوں نے ایک کمیٹی بنائی جس میں انہوں نے Chief Conservator Rawalpindi کو بلایا اور جب وہ تشریف لائے اور جو وہ written رپورٹ لے کر آئے، انہوں نے فرمایا کہ جناب 24 ایکڑ پر۔۔۔

جناب سپیکر: اولکھ صاحب! آپ کے متعلقہ بات ہو رہی ہے، آپ سنئیے گا۔

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! وہ جب اولکھ صاحب کے حکم پر تفصیلی رپورٹ لے کر یہاں پہنچے اور انہوں نے اولکھ صاحب کو رپورٹ دی تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ صرف اور صرف 24 ایکڑ پر آگ لگی ہوئی ہے اور باقی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے تو میں نے اس وقت بھی ان کے چیمبر میں احتجاج کیا اور میں نے یہ کہا کہ میرے حساب کے مطابق کیونکہ میرا حلقہ ہے اور مجھے بہتر update ہوتی ہے، پچاس ہزار کنال اس وقت جل رہا تھا اس بات پر انہوں نے یعنی Chief Conservator نے کوئی stand نہیں لیا، دوبارہ تین دن کے بعد آپ کی موجودگی میں point out کیا تو آپ نے کمیٹی بنائی اور اس وقت تین لاکھ کنال سے زیادہ ہمارا جنگل جل چکا ہے۔ کل سیکرٹری صاحب گئے تھے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے منسٹر صاحب کے آفس میں انہوں نے میری سیکرٹری سے ٹیلی فون پر بات کروائی اور سیکرٹری صاحب نے کہا کہ میں سارا علاقہ پھر آیا ہوں۔ میں نے سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھا کہ جناب! آپ کو سرخ سالار نام کے ایریا کا پتا ہے تو انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ جب وہ ہیلی کاپٹر پر سیر کر رہے تھے تو نیچے میری تنظیم کے میرے ساتھی، ورکر اور غریب لوگ کھڑے مجھے اطلاع دے رہے تھے۔ وہ دوبیٹ کے اوپر اکھوڑی بیٹ اور بوٹا بیٹ کے اوپر آگ بجھانے کے لئے پانی لا لا کر ڈال بھی رہے تھے اور ڈلوا بھی رہے تھے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل کا ایک end یونین کونسل سرخ سالار اور دوسرا end یونین کونسل اکھوڑی ہے۔ سرخ سالار سے آگ چلتی ہوئی اکھوڑی کو cross کر کے فتح جنگ جناب شیر علی

صاحب کے حلقے میں پہنچ گئی ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ تین لاکھ کنال سے زیادہ علاقہ جل چکا ہے اور میں یہ بھی آپ کے گوش گزار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ غریب لوگ جو دن کو جانور چرا کر شام کو ان کا دودھ دوھ کر اپنے بچوں کا پیٹ پالتے تھے وہ بھی بے بس پڑے ہیں۔ ایک چیز اور جو کہ ضروری بات ہے کیونکہ میں پوائنٹ آف آرڈر کی نوعیت سمجھتا ہوں، یہ بھی گزارش ہے کہ پہلے لکڑیوں کا چھ سو روپے کا بھار ملا کرتا تھا اور وہ لوگ اپنا چولہا جلا کر دال پکا لیتے تھے اب لکڑی ختم ہو گئی ہے اور امریکہ سے تو import ہونی نہیں اور اگر ہو بھی جائے گی تو دواڑھائی ہزار روپے کی ملے گی تو غریب کا بچہ لکڑی جلائے گا کیا اور کھائے گا کیا؟ آخر میں میری آپ سے گزارش ہے کہ فوری طور پر اور سب سے پہلے Chief Conservator اور اس وقت کا ڈی ایف او اور جو اس سے پہلے والا ڈی ایف او ہے ان کو suspend کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جو غریب کے روزگار سے کھلتا ہے اس کو سرکاری عہدے پر مزے کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دوسری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیٹی constitute کی جائے جو کمیٹی اس بات کا فیصلہ کرے کہ suspension کے بعد انہوں نے dismissal کی طرف جانا ہے یا کسی چولستان کی طرف جانا ہے۔ بہت شکریہ

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ پہلے ان کا جواب آنے دیں۔ اولکھ صاحب! آپ کے محکمہ سے متعلقہ بات ہے۔

وزیر زراعت / وزیر جنگلات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پہلی دفعہ جب انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تھا تو میں نے یہاں Chief Conservator کو بلایا تھا اور ای ڈی او ایگریکلچر اور ڈی سی او اٹک سے بھی رابطہ کیا تو انہوں نے تفصیل بتائی تھی کہ صرف 24 ایکڑ جو جنگل کی زمین ہے وہاں پر آگ ہے باقی پرائیویٹ لینڈ ہے ان میں ملک صاحب کی زمین بھی ہے اور دوسرے سابق ایم این اے اسلم صاحب کی زمین بھی ہے وہاں پر آگ لگی تھی اور ساتھ ہی ملٹری کا حساس ایریا ہے اور کافی سارا وہاں پر انہوں نے cover کیا ہوا ہے۔ ابھی چار ہیلی کاپٹر وہاں پر گئے ہیں اور انہوں نے وہاں پر پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے اور سیکرٹری فاریسٹ وہاں پر تین دن سے بیٹھے ہیں، وہاں پر مختلف Conservators سرگودھا کو بھی بلایا ہوا ہے، وہاں پر پوری ٹیم بیٹھی ہے، تین چار سو آدمی وہاں پر آگ بجھانے کی کوشش کر رہے

ہیں۔ ملک صاحب کو اپنے دفتر میں بیٹھا کر سیکرٹری صاحب سے ان کی ٹیلی فون پر بات بھی کروائی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہاں ٹمپریچر 46 جا رہا ہے۔ impartial انکوائری ہو گی، انکوائری کمیٹی میں زراعت سے بندہ ہو گا اس میں ایڈمنسٹریشن کے بندے ہوں گے، کمشنر صاحب ہوں گے اور ملک صاحب بھی اس کمیٹی میں شامل ہوں گے دو دن کے اندر انکوائری کر لیں گے اور جو بھی اس میں قصوروار ہو گا وہ نہ صرف معطل ہو گا بلکہ اس کے خلاف کارروائی بھی ہو گی۔

جناب والا! آگ بجھانے کے لئے وہاں پر پوری ٹیم موجود ہے بلکہ سیکرٹری جنگلات بھی کئی دن سے وہیں بیٹھے ہیں۔ انسان کی maximum efforts یہی ہو سکتی ہیں کہ چار ہیلی کاپٹر آگ بجھانے کے لئے لگے ہوئے ہیں۔ جیسے انھوں نے مجھے ابھی ٹیلی فون پر رپورٹ دی ہے اس حساب سے ایک ہزار ایکڑ involve ہے تمام نہیں جل رہا بلکہ اس میں کچھ spot بچی ہوئی ہے اور انشاء اللہ بہت جلد آگ کنٹرول ہو جائے گی۔ انکوائری میں جو جو قصوروار ہوں گے ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر! کسی کو blind سزا دینا مناسب نہیں ہے۔ ایک دو دن میں انکوائری کر لیتے ہیں اگر اس میں کنزرویٹر ذمہ دار ہو گا تو وہ معطل ہو گا، چیف کنزرویٹر ذمہ دار ہو گا تو وہ معطل ہو گا اور ڈی ایف او معطل ہوں گے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ وہاں initially probe کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ان کی انکوائری مکمل ہو گی اور اس میں جو بھی at fault ہوا اس کے خلاف stern action لیا جائے گا۔

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اگر موصوف پہلی دفعہ ہی وہ 24 ایکڑ کی غلط رپورٹ لے کر نہ آتے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس میں شامل ہیں۔

جناب شاہان ملک: جناب! میں کس چیز میں شامل ہوں؟

جناب سپیکر: آپ شامل ہیں، منسٹر صاحب بھی شامل ہیں اور آپ ہی انکوائری رپورٹ دیکھیں گے۔

جناب شاہان ملک: جناب سپیکر! میں ایک اور گزارش کرتا چلوں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہان ملک: جیسے چیف کنزرویٹر صاحب نے منسٹر صاحب کو بتایا کہ میرا رقبہ بھی جل گیا۔ میری گزارش ہے کہ جہاں سے آگ لگی وہ یونین کونسل سرخ سالار ہے اور میرا رقبہ تو تحصیل کے آخری کونے میں آتا ہے۔ آگ ادھر سے لگی تو پہلے یہ کیسے جل گیا؟ ان کے تو پیروں سے مہندی اترتی ہے۔ وہ وہاں جائیں گے تو ان کو کچھ پتا چلے گا۔ وہاں پر آگ بجھانے کے لئے ہمارے غریب لوگ بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔ یہ تو ٹیلی فون پر "ہیلو" کرتے ہیں اور آ کر غلط رپورٹ دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر رپورٹ غلط ہو گی تو پھر آپ کے پاس اس کا علاج ہے۔

وزیر زراعت / جنگلات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!۔۔۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: ہمارا جو جنوبی پنجاب کے علیحدہ صوبے کا مؤقف ہے آج کے اخبار میں انھوں نے اس کی تائید کی ہے۔ لہذا میں تہہ دل سے ان کا شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ منسٹر صاحب بات کر رہے ہیں۔ پہلے ان کی بات ہو لینے دیں آپ پھر بات کر لیں۔

وزیر زراعت / جنگلات (ملک احمد علی اولکھ): میں نے ان سے یہی عرض کیا ہے کہ وہاں پر جو نقصان ہوا وہ تو ہو گیا لیکن اس میں قدرتی طور پر پودے اگ آتے ہیں اور کچھ لوگ نئی گھاس کے لئے پرانی گھاس کو خود جلاتے ہیں لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جو نقصان ہوا اس بارے میں کارروائی ہو گی اور ملک صاحب نے میرے ساتھ agree کیا ہے۔ انسانی بس میں جو بھی efforts ہیں وہ تمام possible efforts کی جا رہی ہیں اس میں کوئی کوتاہی نہیں ہو رہی ہے لیکن چونکہ گرمی کی شدت ہے اور آگ پھیلی ہوئی تھی۔ میں آپ کو یقین دہانی کروا رہا ہوں کہ بالکل impartial انکوائری ہو گی اور جو لوگ اس میں ملوث ہوں گے ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: گورچانی صاحب! ایک منٹ، چونکہ اس سے متعلقہ بات ہے اس لئے پہلے شیر خان صاحب کو بات کر لینے دیں۔ جی، شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں ابھی وہاں سے آ رہا ہوں۔اٹک شہر میں دھوئیں کا اتنا بادل ہے کہ آپ سوچ ہی نہیں سکتے اور وہ ساری ash آ رہی ہے۔یہ تو کہہ رہے ہیں کہ تھوڑی سی جگہ، میں کہتا ہوں کہ وہ سارا پہاڑ جل گیا ہے اور آگ ایک تحصیل سے دوسری تحصیل میں چلی گئی ہے۔جو ہماری زمینوں پر لکڑی تھی وہ تو رہی نہیں ہے اور انھوں نے سرکاری جنگل کو آگ لگا کر ساتھ ہمارا جنگل بھی جلا دیا ہے۔کل ہیلی کاپٹر گئے ہیں لیکن یہ جو سترہ دن ہو گئے ہیں ان میں کیا ہوتا رہا ہے؟ اب کہتے ہیں کہ سیکرٹری جنگلات وہاں چلا گیا ہے فلاں چلا گیا ہے، وہ تو کل گیا ہے۔یہ پہلے اتنے دن کیا کرتے رہے ہیں؟ شکریہ

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گورچانی صاحب!

سردار اطہر حسن خان گورچانی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک بار پھر سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ہمارے جنوبی پنجاب کے علٰحدہ صوبہ کے idea کی تائید کی ہے۔ان کی اس تائید نے ثابت کیا ہے کہ ہم کسی پارٹی کو بنیاد بنا کر یا کسی زبان کو بنیاد بنا کر الگ صوبے کی demand نہیں کر رہے بلکہ ہم صرف اور صرف خالص administrative بنیادوں پر صوبے کی demand کر رہے ہیں اور یہ ہمارا جائز مطالبہ ہے ۔اسے سازش نہ کہا جائے۔اخباروں میں بہت سارے دوست اسے سازش کا نام دے رہے ہیں، بنگلہ دیش بنانے کا منصوبہ اور پتا نہیں کیا کیا کہہ رہے ہیں، اس بات کو روکا جائے۔ہم اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں، خدانخواستہ ہم کوئی پاکستان توڑنے کی بات نہیں کر رہے۔ہم پاکستان کے حق میں ہیں۔ہم خالصتاً اپنے ملک کے محب وطن پاکستانی شہری ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے۔بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

SENIOR ADVISOR TO CHIEF MINISTER (Sirdar Zulfiqar Ali Khan Khosa): Mr. Speaker! Point of personal explanation.

جناب سپیکر: جی۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ یہ نوجوان ممبر جن کا راجن پور سے تعلق ہے ان کو بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔میں نے ان کے کسی موقف کی تائید نہیں کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ No explanation. No, no my dear سردار صاحب کو بات کرنے دیں۔میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): غالباً آج سے پانچ چھ دن پہلے انہوں نے کیفے ٹیریا میں کچھ ممبران کو اکٹھا کیا اور وہاں ان کی بات ہوئی ہوگی۔جب میڈیا کو پتا چلا کہ انھوں نے اس طرح کیفے ٹیریا میں میٹنگ کی ہے اور سرائیکی صوبے کا موضوع تھا۔ جب میں اسمبلی کی سیڑھیوں سے اترا تو مجھے میڈیا نے اس پر سوال کئے تھے اور میں نے بڑی وضاحت سے کہا تھا کہ میں کسی ایسے صوبے کے حق میں نہیں ہوں جو صرف لسانیت یا قومیت پر بنایا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں نے بڑی وضاحت سے یہ مثال دی تھی کہ اگر ایک بڑے ضلع کو دو حصوں میں کر کے دو ضلع بنائے گئے ہوں تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ گجر برادری کا ضلع ہے یا آرائیں برادری کا ضلع ہے بلکہ انتظامی طور پر عوام کو سہولت پہنچانے کے لئے ضلع بنایا جاتا ہے مثلاً جیسے آج کل recently ضلع چنیوٹ کو ضلع جھنگ سے علیحدہ کیا گیا ہے۔میں آج بھی آپ کی وساطت سے یہی کہتا ہوں کہ میں کسی لسانی صوبے کے حق

میں نہیں ہوں۔یہ عوام پر چھوڑنا چاہئے اگر عوام اپنی انتظامی سہولت کے لئے چاہیں گے تو پھر اس کے بارے میں یہ ہاؤس سوچے یا نہ سوچے۔بہت شکریہ

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر! آج کے جنگ اخبار میں بھی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی.No question

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔۔۔(قطع کلامی)

جناب محمد محسن خان لغاری: اطہر خان بات نہیں کاٹتے ہوتے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے مخاطب کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں اپنی بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے شروع کروں گا۔چونکہ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اللہ تعالیٰ کمی بیشی معاف کرے۔دعا کا مفہوم یہ تھا کہ "اے اللہ میری زبان کی گرہ کو کھول دے تاکہ یہ میری بات سمجھ سکیں۔" کچھ دنوں سے یہ issue شروع ہوا ہے میں اپنے پیپلز پارٹی والے نوجوان بھائیوں سے کہوں گا کہ یہ اس وقت کہاں تھے جب جنوبی پنجاب کا پانی روکا جا رہا تھا؟ یہ لوگ اس کے لئے تو نیچے اپنی پریس کانفرنسیں کر رہے تھے لیکن جب تونسہ پنجند لنک کینال بند تھی اور انہی کی پارٹی لیڈرشپ نے ارسا کی میٹنگ call کر کے پنجاب کے نمائندے کے بغیر یہ فیصلہ کر دیا کہ پانی بند کر دیا جائے۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! میری بات مکمل ہونے دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): [*****]

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): ہم نے لغاری کو صدر بنایا تھا لیکن انھوں نے ہماری حکومت توڑی تھی [***] یہ خواہ مخواہ صوبوں کو لڑانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ہم صوبوں کو لڑنے نہیں دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب! آپ ان کو چپ کروائیں گے ؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات تو سن لیں۔ان کا موقف تو سنیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): یہ بلاجواز بار بار یہ بات کر رہے ہیں [***] ہیں، یہ صوبوں کو لڑا رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: لغاری صاحب کو بات کرنے سے روکا جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ مہربانی کر کے اس ہاؤس کو ایک مہذب طریقے سے چلائیں۔میں نے تو اللہ کے کلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اپنی بات شروع کی ہے۔آپ ہاؤس in order کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! صدر صاحب کی طرف سے کوئی ایسی ہدایت کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا معاملہ ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دینے والا ہوں۔آپ بات سنیں۔پلیز، لغاری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جو بدتمیزی کر رہے ہیں وہ تشریف نہ رکھیں ؟

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں، Order please, Order Please, Order in the House. راجہ صاحب! بات سنیں۔میں نے آپ کو floor دینا ہے، آپ نے بات کو clear کرنا ہے، کیا مسئلہ ہے ؟ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پیپلز پارٹی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے، میں سن چکا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد [*****] کے نعرے لگاتی رہیں)

سردار اطہر حسن خان گورچانی: لغاری صاحب! جب آپ کے فاروق لغاری صدر تھے تو اس وقت آپ کدھر تھے؟ ہم نے لسانی بنیادوں پر صوبے کی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان سے مخاطب نہ ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ بہت زیادتی کر رہے ہیں، اچھی بات نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے custodian ہیں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں، وہ بات کر رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں، گورچانی صاحب! آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! میری بات سنیں، میں floor آپ کو دے رہا ہوں۔ اس کے بعد Minister for Irrigation بات کریں گے اور ان معاملات کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم solve کریں گے۔ آپ ایسی بات نہ کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: چودھری ظہیر الدین صاحب! سپیکر صاحب مجھے تو floor نہیں دیتے۔ آپ تاریخوں کے ساتھ ہاؤس کو تفصیل سے بتائیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات سننے کے بعد آپ اپنی بات بے شک کریں۔ اب چودھری ظہیر الدین خان صاحب کو بات کرنے دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ بہت زیادتی کر رہے ہیں۔
جناب سپیکر: آپ dictate نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! انھوں نے جو بات کی ہے کیا وہ اچھی بات ہے؟
جناب سپیکر: نہیں ہے، میں کب اچھا کہہ رہا ہوں؟
قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ Custodian of the House ہیں۔ آپ senior آدمی ہیں۔ senior parliamentarian ہونے کے ناتے آپ کی نظر سارے ہاؤس پر بھی ہے اور اس ہاؤس میں دوسرے بہت سے senior parliamentarians بھی تشریف فرما ہیں۔ اگر یہ ہاؤس بھی بات کرنے کے لئے نہیں ہے، اگر یہاں بھی فیصلہ طاقت اور شور سے ہونا ہے، اگر آپ غلط بات کرتے ہیں تو ہم اس کا دلیل سے جواب دیں گے، نہ مانی جائے، ہم خاموش ہو جائیں گے۔ اگر ہماری طرف سے کوئی ایسی بات کی جاتی ہے تو اسے نہ مانیں لیکن اسے سنا تو جائے۔ اگر ہمیں سنا ہی نہیں جانا، آپ نے، ہاؤس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے تو پھر ہمارا یہاں پر بیٹھنا بالکل بے کار ہے۔
جناب سپیکر: ابھی انھوں نے بات ہی نہیں کی، ان کی بات تو ہم نے سنی ہی نہیں ہے۔
جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے تو ابھی بات مکمل کی ہی نہیں۔
جناب سپیکر: آج سینئر منسٹر نے جواب دینا ہے۔
قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): لغاری صاحب! آپ بیٹھیں، خاموش رہیں، مجھے بات کرنے دیں۔ صرف میں بات کروں گا۔ آپ نے ہمارے ایک معزز ساتھی لغاری صاحب کو floor دیا اور انھوں نے ابھی آدھی بات کی تو ان کو [******] کیا کیا نہیں کہا گیا۔
جناب سپیکر: جی، وہ کارروائی سے حذف کر دیا گیا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): آپ نے مہربانی فرمائی کہ الفاظ حذف کر دیئے۔ کن کو یہ الفاظ نہیں آتے؟ کس کے منہ میں اتنی زبان نہیں ہے کہ وہ NRO کا ذکر کرے؟ کس منہ میں ایسی زبان نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کرے لیکن ہم نہیں کریں گے۔ ہم بالکل نہیں کریں گے۔ ہم آپ سے بار بار وعدہ کرتے ہیں لیکن ہم "ثمُ بکم" ہو کر یہاں پر نہیں بیٹھیں گے۔ اگر میرے ساتھی کو یہاں نہ سنا گیا تو پھر ہم یہاں پر نہیں بیٹھیں گے۔ آپ ان کی بات سنیں۔ وہ غلط بات کریں گے تو جواب دیں، ہم مان جائیں گے، simple سی بات ہے۔ آپ ان کی بات سنیں۔ یہاں پر اس ہاؤس میں میرے سامنے senior most معزز ممبر تشریف فرما ہیں۔ میں استدعا کروں گا کہ وہ اپنے coalition government کے ساتھیوں کو سمجھائیں۔ اگر کوئی غلط بات ہو گی اور آپ کہیں گے تو ہم معذرت بھی کر لیں گے اور کرتے رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان رویوں کی وجہ سے یہ اتنے مضبوط ادارے شکست و ریخت کا شکار رہے ہیں۔ سارے خدا کا خوف کھائیں۔ کیوں اس ادارے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں؟ آپ اگر ان کی مرضی سے ہاؤس چلانا چاہتے ہیں، ہمارے بغیر ہاؤس چلانا چاہتے ہیں تو نہیں چل سکے گا یہ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں۔ ہم آپ کے ساتھ چلتے ہیں، cooperate کرتے ہیں۔ میں ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں سے چل کر سیکرٹری صاحب کے پاس گیا تھا۔ آپ کا، ہاؤس کا وقت بچانے کے لئے گیا تھا۔ میں نے کہا کہ جو باتیں ہم کر چکے ہیں ان کی repetition نہیں کریں گے۔ کٹوتی کی تحاریک ہم صرف دو لیں گے، باقی چھوڑتے ہیں۔ ہم یہاں تک آپ کے ساتھ آ رہے ہیں۔ اگر ہمیں یہاں بات بھی نہیں کرنے دی جائے گی، اگر ہم نے بات باہر کرنی ہے تو ہم ابھی اٹھ کر سب باہر جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میرے ساتھی کو بات کرنے دی جائے اور پھر اس کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں، اس کے بعد ساتھی والا فیصلہ کرتے ہیں۔ دیکھیں، میری بات سنیں۔ ہم نے Minister for Irrigation کے ذمے یہ کام لگایا۔ انھوں نے اپنی میٹنگ کی، اسلام آباد میں میٹنگ ہوئی، ارسا کی میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد ان کے جو وہاں فیصلے ہوئے ہیں وہ آپ کو

بتانا چاہتے ہیں کہ کیا آپ کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ؟ اگر آپ کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے تو یقیناً آپ کو حق پہنچتا ہے کہ اس کا نوٹس لیں لیکن ان کو پہلے بات کر لینے دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جو آپ حکم صادر فرمائیں گے، ہماری مجال نہیں ہے کہ ہم آپ کے سامنے زبان کھولیں یا پر مار سکیں لیکن راجہ ریاض صاحب نے جو الفاظ بیان کئے ہیں یا تو وہ اس پر شرمسار ہوں، نہیں تو پھر ہمارے لوگوں کی زبان بھی کھلی ہے اس پر پھر کوئی اعتراض نہ کرے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں کرنی چاہئے۔ میں نے وہ حذف کروا دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): یہ ہاؤس ہے، سب ممبران ہیں۔ کوئی کسی سے بالکل ڈرنے والا نہیں ہے۔ میں نے کئی دفعہ واضح کیا ہے۔ آج بھی واضح کئے دیتا ہوں کہ ہم بالکل نہیں دبیں گے۔ ہم جو دبنے والے تھے وہ دب چکے۔

MR SPEAKER: Minister for Irrigation.

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں نے Minister for Irrigation سے اجازت چاہی ہے، اگر آپ مجھے ان سے پہلے بولنے کی اجازت دے دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ غیر جانبدار نہیں ہیں۔ آپ biased ہیں۔

جناب سپیکر: آپ غصے میں نہ آئیں، آپ چھوٹے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ biased ہیں، مجھے تو بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہے جبکہ ان کو اجازت دے رہے ہیں۔ میں walkout کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، چلیں، آپ کی مرضی ہے میں آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جی، سردار صاحب!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! مجھے افسوس ہوا کہ یہاں ایک ایسا topic چھیڑ دیا گیا کہ جس میں کسی اور کے جذبات مجروح ہوئے اور اس کا نتیجہ سارے ہاؤس

نے دیکھا ہے اور media نے بھی سنا ہے۔اس ہاؤس کے اندر ایسی باتیں نہ کی جائیں کیونکہ جس خاندان سے ان کا تعلق ہے ان کا اپنا career بھی اتنا شفاف نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ):اگر وہ مجھے تحمل سے سن لیں تو ان کی تسلی ہو جائے گی۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر حزب اختلاف سیدہ بشریٰ نواز گردیزی
نے ایک پلے کارڈ اوپر اٹھایا)

(پلے کارڈ کی تحریر "پنجابی صنعت کار، پنجاب کا غدار")

جناب سپیکر:چودھری ظہیر الدین صاحب!اس کا نوٹس لیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات، چودھری عبدالغفور پلے کارڈ چھیننے کے لئے آگے بڑھے)

جناب سپیکر:.No,No چودھری صاحب!آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟(قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر دونوں اطراف سے معزز ممبران اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر درمیان میں آ گئے)

(اس مرحلہ پر چودھری عبدالغفور، وزیر جیل خانہ جات کی طرف سے بجٹ کی کتابیں
معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف پھینکی گئیں)

(قطع کلامیاں، شور)

معزز اراکین:مشرف کا جو یار ہے غدار ہے، غدار ہے۔

جناب سپیکر:معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے معزز اراکین!میری گزارش ہے کہ آپ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔.No point of order yet اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ دیکھیں! پارلیمانی روایات کے مطابق میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کا کام اچھے طریقے سے چلے اور میں اس کے لئے ایک کمیٹی بنانا چاہتا ہوں جو معزز ارکان۔۔۔(قطع کلامیاں)

خواجہ عمران نذیر:جناب والا!کمیٹی نہ بنائی جائے۔

جناب سپیکر:یہ آپ کی اتھارٹی ہے،آپ اس میں بات کرنے والے کون ہوتے ہیں؟آپ تشریف رکھیں۔ جوشیلے صاحب!ایسے بات نہ کیا کریں۔ میں اگر بات کر رہا ہوں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، رانا ثناء اللہ خان صاحب، ملک ندیم کامران صاحب، حاجی محمد اسحاق صاحب، چودھری محمد شفیق صاحب، محمد اشرف سوہنا صاحب یہ حضرات جائیں گے اور ان کے ساتھ رابطہ کر کے ہمارے معزز اپوزیشن کے اراکین کو منا کر لائیں گے۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج چونکہ سپلیمنٹری بجٹ پر ووٹنگ ہے تو اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس کمیٹی میں آپ فنانس منسٹر کو بھی شامل کریں۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب بھی باقی دوستوں کے ساتھ تشریف لے کر جائیں۔ ہم تحاریک استحقاق کو take up کرنا چاہتے تھے لیکن اب رانا صاحب بھی جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب والا! پنجاب ہاؤس کے بارے میں ایک رپورٹ منگوائی گئی تھی۔ اب وزیر قانون صاحب بھی آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون بھی جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب والا! وزیر قانون بیٹھے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

Order please. Order in the House. Order please.

رانا صاحب ایک رپورٹ آپ نے پنجاب ہاؤس کے بارے میں بتانی تھی کیونکہ دوستوں کی اس کے بارے میں reservations ہیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! یہ ہاؤس in order ہو جائے تو میں اس کی رپورٹ پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا فرمایا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! ہاؤس in order ہو جائے اور اپوزیشن بھی واپس آ جائے تو رپورٹ میرے پاس موجود ہے میں پیش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ meanwhile ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اپوزیشن کا آپ انتظار کر لیں۔

میاں عطامحمد خان مانیکا: پوائنٹ آف آرڈر۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی بات سن لینے دیں، بڑی دیر سے کھڑے ہیں۔

میاں عطامحمد خان مانیکا: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہربانی۔آج جو اس ایوان میں مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ پارلیمانی روایات تو کیا اخلاقی روایات کو بھی پامال کر دیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ چند دن پہلے جو اسمبلی کی سیڑھیوں کے باہر واقعہ پیش آیا تھا اس پر اگر کوئی action لے لیا جاتا اور اس کے بارے میں چودھری شجاعت حسین والی پالیسی نہ اپنائی جاتی "مٹی پاؤ" تو شاید آج آپ کو یہ سب کچھ دیکھنے میں نہ آتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک میں 62 سال میں ہم نے سرٹیفکیٹ بہت تقسیم کر لئے اور اس کے نتیجے بھی دیکھ لئے۔ مجھے افسوس ہے کہ سینئر وزیر نے آج جب ہمارے ایک معزز رکن کو[**] کہا تو مجھے یہ سمجھائیں کہ ان کا مطلب کیا تھا؟

جناب سپیکر: وہ الفاظ تو کارروائی سے حذف ہو گئے ہیں۔

میاں عطامحمد خان مانیکا: حذف ہونے والی بات الگ ہے۔ وہ سیڑھیوں کے باہر والی گالیاں بھی آپ حذف کر سکتے ہیں؟ یہ بات بڑی عجیب ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): انہوں نے ہماری پوری پارٹی پر اعتراض کیا تھا۔

میاں عطامحمد خان مانیکا: پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: ہندلی صاحب! ان کو بات کرنے دیں۔(قطع کلامیاں)

No cross talk.

میاں عطامحمد خان مانیکا: جناب سپیکر! یہاں ماحول یہ ہو گیا ہے کہ کسی کو بات نہیں کرنے دی جاتی، کوئی بات سنتا نہیں ہے۔ مجھے 1962 کی اسمبلی میں سردار بہادر خان کا کہا ہوا ایک شعر یاد آ رہا ہے کہ:

جب سے دیکھا ہے کہ نا اہل بھی ہیں بادہ بکف
مجھ کو اب جام اٹھانے سے حیا آتی ہے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر!ان دوستوں کے ساتھ میں بھی walkout میں شامل ہو رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر میاں عطا محمد خان مانیکا ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہوئے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: میاں صاحب!اب اُن کی بات بھی سن کر جائیں۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!عطا مانیکا صاحب نے جو بات کی ہے، وہ میں انہیں وضاحت کر دوں کہ میں نے انہیں [**] اس لئے کہا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے فاروق لغاری کو صدر بنایا اور اس نے [**] ہماری حکومت توڑی تھی اس لئے میں نے [**] کہا ہے۔

ملک محمد عامر ڈوگر: جناب سپیکر!یہ جو واقعہ پیش آیا ہے میں اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں ہماری پارلیمانی تاریخ میں اس طرح کا واقعہ کہیں دیکھنے کو نہیں ملتا۔ اگر ایک خاتون ممبر نے کوئی display کیا تھا وہ انہوں نے غلط کیا کیونکہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتیں لیکن اس کے اوپر ہمارے ممبر نے یہاں آکر ان کے ساتھ بدتمیزی بھی کی ہمیں اس سے avoid کرنا چاہئے اور اس ایوان کے decorum اور پارلیمانی روایات کے مطابق معاملات کو چلنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میری دوسری عرض یہ ہے کہ پچھلے سال جب ہم اس اسمبلی میں آئے تھے تو پچھلی حکومت نے نئی اسمبلی بلڈنگ کی تعمیر کا آغاز کیا تھا اور ہمیں کہا گیا تھا کہ اس سال یعنی پچھلے سال دسمبر میں نئی اسمبلی بلڈنگ وجود میں آجائے گی اور اگلا بجٹ اجلاس ہم نئی اسمبلی میں بیٹھ کر پیش کریں گے۔ آج ہم نے بے مثال tax free budget تو پاس کیا ہے ہمیں بتایا جائے کہ نئی اسمبلی کی بلڈنگ کب تعمیر ہو گی اور کیا ہماری قسمت ہو گی کہ ہم اس نئی بلڈنگ میں جا کر اسمبلی business کر سکیں۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ جلدی کریں گے۔ جی، میاں نصیر احمد صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر!آج اس ایوان کے اندر جو یہ افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ اچانک نہیں ہوا، یہ یقیناً اس ایوان کے ماحول کو خراب کرنے کی بہت بڑی سازش ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اگر غور کیا جائے کہ جو خاتون آج اس ایوان کے اندر باقاعدہ ایک چارٹ اور مار کر لے کر آئی ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج اپوزیشن کا اس ایوان کے ماحول کو خراب کرنے کا دانستہ ارادہ تھا اور غور کیا جائے تو اس خاتون نے وہ چارٹ اس وقت نکال کر یہاں پر لہرایا جب یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) دونوں جماعتیں بنیادی طور پر اس بات پر متفق تھیں کہ ایوان کے اندر ایک ممبر جان بوجھ کر ایوان کا ماحول خراب کر رہے ہیں جب یہ صورتحال آئی تو اس خاتون نے باقاعدہ اس چارٹ کو لہرایا جس سے اس ایوان کا ماحول خراب ہوا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اس معاملے کو touch نہ کریں، آپ کی مہربانی۔ دوست ان کو منانے کے لئے باہر گئے ہیں ان سے بات ہو رہی ہے اس لئے اس معاملے کو ابھی آپ چھوڑیں۔ جی، خواجہ عمران نذیر صاحب!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میں بحیثیت پاکستانی یہ حق رکھتا ہوں کہ میری قیادت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی اُس قیادت کے مقابلے میں اتنی پاک باز ہے کہ جتنا رات اور دن میں فرق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: خواجہ صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں، آپ کیا خدمت کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں آپ کی بات سن لی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شہزادی عمر زادی ٹوانہ: .Thank you, sir ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے جو بھی ہوا، بہت بُرا ہوا۔ کسی قیادت، کسی کی لیڈر شپ کو کچھ بھی کہنا غیر اخلاقی ہے۔ ٹھیک ہے آپ policies criticize کریں، آپ حکومتی اقدامات کو زیر بحث لے کر آئیں لیکن ایک چیز جو میں یہاں کہنا چاہتی ہوں کہ چاہے وہ اپوزیشن کی خواتین ہیں اور ہم یہاں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں کسی معزز رکن کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جا کر خواتین سے بد تمیزی کرے اور میں نے ابھی جو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مرد حضرات پلیز یہ خیال رکھیں کہ خواتین چاہے اپوزیشن کی ہوں یا حکومتی بنچوں کی ہوں Whatever the reason ان کو یہ نہیں کرنا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جنہوں نے ایسا کیا ہے انہیں معذرت کرنی چاہئے۔ غفور صاحب! آپ تشریف رکھیں جب آپ کی clarification کی ضرورت پڑے گی تو میں آپ کو ضرور موقع دوں گا۔ (قطع کلامیاں) مت کسی کو [**] کہیں، سب پاکستانی ہیں۔ جی، میاں رفیق صاحب! آپ ماشاء اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں آپ اچھی بات کر کے اچھا ماحول بنا کر اسمبلی کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا ہے۔ بجٹ بھی پاس ہوا، آج ضمنی بجٹ بھی پاس ہو جائے گا اور ہاؤس بھی prorogue ہو جائے گا۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ "ہن سپ نوں پٹاری وچوں باہر آ جانا چاہی دا اے۔" پانی پر بحث کے لئے دن مقرر کیا جائے۔ کھاد بلیک ہو کر نو سو روپے کی بوری بک رہی ہے لہذا کھاد پر بحث کے لئے بھی ایک دن مقرر کیا جائے تاکہ اس کے اوپر بھی بحث ہو۔ (قطع کلامیاں)

مانیکا صاحب کے شعر کے جواب میں، میں سردار بہادر خان کا شعر پڑھنا چاہوں گا۔

ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے
انجامِ گلستاں کیا ہو گا

(قطع کلامیاں)

MR. SPEAKER: Order please. Order in the House.

محترمہ شمائلہ رانا: جناب سپیکر! انہوں نے چارٹ پیپر پر کیوں ایسے الفاظ لکھے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اسی لئے میں نے انہیں بھیجا ہے آپ ذرا اس بات کو ٹھنڈا ہونے دیں آپ کی مہربانی ہے، آپ کا شکریہ۔ جی، سکینہ شاہین صاحبہ!

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میں آپ کی شکر گزار ہوں اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمیں خواتین کا احساس ہے لیکن پہل انہوں نے کی ہے، پہل کرنے والے کو بھی تو سوچنا چاہئے کہ میں کس طرح کی پیشرفت کر رہی ہوں۔ ہر action کا ایک re-action تو ہوتا ہی ہے اگر ہمارے بھائی نہ کچھ کرتے تو ہم کچھ کر گزرتے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، آپ کی مہربانی، آپ بیٹھیں۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ اس معزز ایوان کے تمام ممبران چاہے وہ اپوزیشن بنچوں سے ہوں، چاہے ان کا تعلق کسی جماعت سے ہو انہیں برابر کا استحقاق حاصل ہے کہ وہ اپنی بات کر سکیں۔ اگر ہمارے ممبر بھائی یہاں ایک دوسرے کی بات نہیں سن سکتے، اگر ایک دوسرے کی بات سن کر اپنی سیٹ کو چھوڑ کر کٹہرے میں آ جاتے ہیں تو یہ ہم سب کا اجتماعی قصور ہے اور آج کیمرے نے تمام کارروائی کو ریکارڈ کیا ہے۔ آج یہاں پر جو ہنگامہ ہوا ہے اللہ کرے یہ آخری ہنگامہ ہو کیونکہ جیسے قائد حزب اختلاف نے بات کی ہے کہ ہماری اسمبلیوں کو بری نگاہیں ایک دفعہ پھر دیکھ رہی ہیں۔ اگر ہم اس ہاؤس کے decorum کا خیال نہیں رکھیں گے تو یقین کریں کہ ہم خود جمہوریت پر کاری ضرب لگائیں گے۔

جناب سپیکر: مجھے تو اس پر افسوس ہے اور میں تو افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ یہ آپ کا اپنا گھر ہے۔ اگر آپ اپنے گھر کے سکون کو برباد کریں تو یہ قابل افسوس ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! پارلیمانی ممبر کے لئے ایسی کوئی مجبوری نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر دوسرے ممبر کے قریب جائے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ ہمیں یہ ایوان سب سے عزیز ہے کیونکہ یہ جمہوریت کی نشانی ہے۔ اگر ہم نے اس ایوان کی کارروائی کے ذریعے ایسا کیا تو جمہوریت خطرے میں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، خانزادہ صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! سب سے پہلے اس ایوان میں جو واقعہ ہوا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ واقعہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہمارا بجٹ جب سے پیش ہوا ہے آج تک ہمارے بزنس کے دن بہت اچھے گزرے ہیں۔ اپوزیشن نے بڑا مثبت کردار ادا کیا ہے اور اس کردار کی وجہ سے ہمارا پاس ہونے والا بجٹ بڑا balance اور ایک غریب آدمی کا بجٹ آیا ہے۔

جناب سپیکر! آج یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے۔ پورے پاکستان کی عوام اور خصوصاً پنجاب کی عوام کی نظریں اس ہاؤس پر ہوتی ہیں۔ جب یہ on air ہو گا اور جب ٹی وی چینلز پر یہ سب کچھ دکھایا جائے گا تو دیکھنے والوں کا کیا تاثر بنے گا کہ ہمارے نمائندے جن کو ہم نے اپنی فلاح و بہبود کے لئے بھیجا ہے یہ لوگ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا ایک decorum ہوتا ہے۔ اگر ایک محترمہ سے کوئی

غلطی ہو گئی ہے تو ہم میں patience ہونا چاہئے۔ ہم حکومت میں ہیں۔ حکومت کو گالیاں پڑتی ہیں۔ حکومت پر تنقید ہوتی ہے لیکن حکومت کی patience ہونی چاہئے تاکہ وہ بات کو absorb کر سکے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر چیز کو absorb کرے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ جی، خانزادہ صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی میں اچھا ماحول پیدا ہونا چاہئے جو کچھ ہو گیا ہے آئیں ہم سب اس کو بھول جائیں اور ایک نیا آغاز کریں۔ ہم سے لوگوں کو امیدیں ہوتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ان لوگوں کو کچھ deliver کر سکیں۔

جناب سپیکر: جناب سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جمہوریت میں جہاں حکومتی بنچوں کا بہت احترام ہوتا ہے وہاں اپوزیشن کا بھی ایک کردار اور احترام ہوتا ہے۔ یہ جو جمہوریت کی گاڑی ہے یہ اپوزیشن اور حکومتی بنچوں کے بغیر نہیں چل سکتی۔ میں تقاضا کرتا ہوں کہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں پارٹیوں نے جمہوریت کے لئے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں۔ میں یہ امید بھی کرتا ہوں کہ اس نظام کو بچانے کے لئے جس طرح انھوں نے بہت بڑی قربانیاں دی ہیں اسی طرح بہت بڑا حوصلہ بھی کرنا پڑے گا۔ جس طرح میرے بھائی نے کہا کہ اس ہاؤس پر بدنظروں کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! جن کا جمہوری کردار ہوتا ہے، جو جمہوریت کے لئے قربانیاں دیتے ہیں، جو جمہوریت کے لئے جیلوں میں جاتے ہیں تو پھر ان کو بہت بڑا حوصلہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس نظام کو آگے بڑھانے کے لئے اور اس نظام کی خاطر اپنی جانیں دینی پڑتی ہیں۔ جہاں محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس جمہوری نظام کو بحال کرنے کے لئے اپنی جان دی۔ جہاں میاں نواز شریف نے سات سال تک اسی جمہوریت کی خاطر جلاوطنی کاٹی اور مصیبتیں کاٹیں۔ آج عوام ان دو بڑی پارٹیوں سے یہ تقاضا کر رہی ہے کہ آپ جس طرح حوصلے سے چل رہے ہیں آپ اسی حوصلے سے چلتے رہیں تاکہ یہ نظام بہتر ہو اور یہ

جمہوریت چلتی رہے کیونکہ جمہوریت کی بقاء میں ہمارے ملک کی بقاء ہے، عوام کی بقاء ہے اور عوام کی بہتری ہے۔ میں اپنے تمام بھائیوں اور تمام پارلیمنٹیرینز سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو بات ہمارے ذہن کو اچھی نہ لگے اور ہماری طبیعت پر ناگوار گزرے لیکن ہم نے اس جمہوریت کی خاطر، اس ملک کی بقاء کی خاطر اس ملک کی بہتری کی خاطر، اسے برداشت کرنا ہے اور اس ملک میں جمہوریت کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ یہ عوام کی خواہش ہے کہ اس ملک میں جمہوریت ہو تاکہ ان کی حکومت، عوام کی حکومت ہمیشہ قائم رہے۔

جناب سپیکر! ابھی جو واقعہ ہوا ہے آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اس طرح کے کئی واقعات ہوئے ہیں لیکن ہمیں ان واقعات سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور آئندہ ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ اس طرح کے واقعات کبھی بھی نہ ہوں۔ ہمارا جو بھی قدم ہو وہ جمہوریت کی بہتری کے لئے ہو اور خرابی کے لئے نہ ہو۔ اس لئے میری تمام ہاؤس کے ممبران سے گزارش ہے کہ اس وقت جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں وہ بھی منتخب ہو کر آئے ہیں اور ہم بھی منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثنا اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں کہ ہم نے یہ واقعہ دیکھا۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ یہ جمہوری نظام بڑے عرصے کے بعد معرض وجود میں آیا ہے۔ جیسے میرے بھائی سعید اکبر خان نے فرمایا ہے کہ اس کے پیچھے بڑی قربانیاں ہیں۔ اس جمہوری نظام کے لئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے شہادت دی۔ اس کے بعد ملک میں جمہوریت کی باگ ڈور ڈالی گئی۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے، سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ کے ہوتے ہوئے جو ہمارے بزرگ ہیں اور یہاں تشریف فرما تھے ہم یہاں بیٹھے ہوئے تھے اور دیکھ رہے تھے۔ اگر میری کسی بہن نے غیر اخلاقی اور غیر آئینی طور پر کوئی کارڈ لہرایا ہے تو ہمارے بھائی کو چاہئے تھا کہ وہ سپیکر سے کہتے اور سپیکر صاحب ان سے request کرتے۔ اگر میری وہ بہن اس کو واپس نہ لیتی تو آپ کے پاس Sergeant at arms ہوتا ہے۔ آپ اس کے ذریعے ان کو اسمبلی سے باہر بھی نکال سکتے تھے لیکن وہاں سے اٹھ کر آنا اور یہاں آ

کر جھگڑا کرنا مناسب نہیں۔ ہم بھی مسلم لیگ(ن) کے متوالے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم بھی ان کو روک سکتے تھے۔ ہم بھی ان کا ہاتھ پکڑ سکتے تھے لیکن اخلاقیات کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں اوصاف حمیدہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔اس بات سے میڈیا میں اچھا تاثر نہیں گیا اس لئے میں اپنے تمام اپوزیشن کے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ اس جمہوریت کی خاطر، اس ملک کی خاطر ہم ایک ہیں اور ہمارا جینا مرنا ایک ہے۔اگر آپ بزرگوں کے ہوتے ہوئے ہم یہ حرکات کریں گے تو پھر ہم کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ؟بہت مہربانی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سید ناظم حسین شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ میں اس واقعہ کا عینی شاہد تو نہیں ہوں مگر مجھے جو حقائق معلوم ہوئے ہیں تو میں اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔آپ دیکھیں کہ جو خاتون یہاں پر موجود ہیں یہ ایوان ان کے لئے نیا نہیں ہے۔ان کے والد محترم بھی اس اسمبلی کے رکن رہے ہیں۔ان کے بھائی بھی ایم این اے ہیں اور ایک عورت کی عظمت کو قدرت نے بھی accept کیا ہے کہ بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے مگر بغیر ماں کے پیدا نہیں ہو سکتے تھے جو عورت کی عظمت ہے۔ عورت ماں کی شکل میں ہو تو اس کے ایک ایک انگ سے محبت نکلتی ہے، بیوی کی شکل میں ہو تو ایثار اور قربانی کا مجسمہ ہوتی ہے، بہن کی شکل میں ہو تو وہ ہر دکھ درد میں شامل ہوتی ہے، بیٹی کی شکل میں ہو تو وہ ہر معاملے میں غم خوار ہوتی ہے۔ عورت کا مقام یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کچھ دیتی ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے کہ بہرام خان کا بیٹا ابراہیم خان اکبر بادشاہ کا وزیر تھا۔ وہ ایک دفعہ جا رہا تھا تو ایک آدمی نے پتھر اٹھا کر اس کو مار دیا تو اس کے ماتحت 25ہزار سپاہی ہوتے تھے تو وہ اس کو پکڑ کر لے آئے کہ یہ دیوانہ ہے تو ابراہیم نے کہا کہ اس کو دو ہزار اشرفیاں دے دو۔انہوں نے کہا کہ جناب! یہ پاگل ہے اور اس نے آپ کو پتھر مارا ہے۔ابراہیم نے کہا کہ یہ پاگل اور دیوانہ نہیں ہے کیونکہ ہر آدمی جس درخت کا پھل میٹھا ہو اسی پر پتھر مارتا ہے اور جس درخت کا پھل کڑوا ہو اس پر پتھر نہیں مارتا اس لئے اس نے مجھے میٹھے پھل کا درخت سمجھتے ہوئے پتھر مارا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت مہربانی۔اب آپ تشریف رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! اگر آپ نے مجھے اجازت دی ہے تو میری بات تو مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کارروائی کو آگے چلنے دیں۔

سید ناظم حسین شاہ: مجھے ایک سیکنڈ بات کرنے دیں۔ ہم بھی، آپ بھی اور ہر کوئی اُس درخت پر پتھر مارتا ہے جس درخت کا پھل اچھا ہو۔ ہمارے دوست کو جو ارباب اقتدار میں ہیں، انہیں اپوزیشن کو برداشت کرنا چاہئے تھا کیونکہ اپوزیشن کا یہ کام ہوتا ہے لہذا میں اس کی بھرپور طریقے سے مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ کسی بھی طریقے سے قابل ستائش نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! براہ مہربانی مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں، یہ مناسب نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں ان سب باتوں کی تردید کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز تشریف رکھیں اور relevant بات کریں۔ اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں آپ سے ruling چاہتا ہوں کہ آئندہ کوئی ممبر ادھر سے اور نہ ادھر سے بینر لے کر آئے۔ اگر ہم ان کی لیڈرشپ کے لئے ایسا بینر اٹھا کر لے آئیں تو پھر یہ کہیں گے کہ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: ایسا غلط ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ بھڑکانے والی بات ہے۔ اگر چودھری عبدالغفور صاحب نے ایسی بات کی ہے تو وہ محترمہ گھر بیٹھی رہتیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ زیادتی ہے کہ یہاں ہاؤس کے اندر کوئی مرد یا عورت ہمارے وزیراعلیٰ کے خلاف ایسا بینر لے آئے جو کہ ہماری لیڈرشپ کے خلاف ہو۔ میں اس پر آپ کی ruling چاہوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تمام ممبران تشریف رکھیں۔ Order please, order in the House. پلیز تشریف رکھیں۔ کلو صاحب! آپ ماحول کو کیوں خراب کر رہے ہیں؟ پلیز تشریف رکھیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فنانس منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! انہوں نے ہمارے وزیر اعلیٰ کے خلاف غلط آواز اٹھائی ہے اس لئے ہم خواتین واک آوٹ کر کے جا رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین ممبران ایوان سے واک آوٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: آپ کس بات پر بول رہی ہیں؟ پلیز تشریف رکھیں۔ جی، فنانس منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اپنے کام کو خود سنبھالیں۔

(اس مرحلہ پر حکومتی خواتین ممبران واک آوٹ ختم کر کے واپس
ایوان میں تشریف لے آئیں)

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! آپ نے ایک کمیٹی بنائی تھی کہ اپوزیشن ممبرز جو ناراض ہو کر ہاؤس سے باہر چلے گئے تھے ان کو منا کر لائیں۔ ہم نے قائد حزب اختلاف اور تمام ممبران کے ساتھ معذرت بھی کی اور کوشش کی کہ ہم دوبارہ ان کو ہاؤس میں لے آئیں لیکن انہوں نے آنے سے انکار کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آدھے گھنٹے کے لئے ہاؤس ملتوی کر دیا جائے اور آپ اپنے چیمبر میں قائد حزب اختلاف کو بلائیں، وہاں پر ہم سب بیٹھ کر کوشش کریں کہ وہ ہاؤس میں دوبارہ تشریف لائیں۔ اس کے بعد ہاؤس چلایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہاؤس میں آج جو واقعہ ہوا ہے اس میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی لیڈرشپ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خلاف ہماری معزز رکن نے یہاں پر ایک پمفلٹ

displayکیااوراس پرایک جذباتی ردعمل ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں باتوں پرپذیرائی نہیں کی جاسکتی، یہ دونوں باتیں قابل تحسین تھیں اور نہ ہی اس ہاؤس کی روایات ہیں۔ میری قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی ہے تو وہ اس بات پر متفق ہیں کہ چونکہ آپ کے سامنے یہ دونوں واقعات ہوئے ہیں تو ان دونوں معاملات پر آپ جوrulingفرمائیں گے اس کو اپوزیشن بھی تسلیم کرے گی اور ہم بھی آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کیrulingکو تسلیم کریں گے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آج کے ایجنڈے کی کارروائی کو آپ آگے بڑھائیں۔ اپوزیشن کا آج یہی کہنا تھا کہ ہم اس ردعمل کے طور پر آج کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے لیکن کل سے وہ شریک ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کی کارروائی کے ختم ہونے یا درمیان کے وقفے میں کائرہ صاحب نے جو تجویز دی ہے اس کے مطابق ہم آپ کے چیمبر میں بیٹھ جائیں گے لیکن ابھی آپ ایجنڈے کی کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ جب پوائنٹ آف آرڈر پر ہر معاملے میںinsistکر جاتے ہیں یہ اچھا نہیں لگتا۔ آپ کی مہربانی مجھے ایجنڈے کے مطابق چلنے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ نے اپنا ہی نقصان کرنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: صرف ایک منٹ بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، صرف ایک منٹ بات کرنی ہے اس کے بعدmikeبند ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پرسوں بھی آپ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ اب آپ نے اس پر نہیں بولنا۔ آپ پرسوں ہی اس معاملے پر حکم فرما دیتے کیونکہ جب آپ فرما دیتے ہیں تو ہمارے لئے وہ حکم بن جاتا ہے اور ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔ پرسوں محسن لغاری صاحب نے Julias Caesarکی ایک بات کہی تھی It's not that I love Caesar less but I love Rome moreتو میں نے اس پر واک آؤٹ اس لئے کیا تھا کہ انہوں نے اپنے آپ کو بروٹس بنایا تھا، ڈی جی خان

کوRomeبنایااورJulias Caesarکولاہور بنایا،اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نےjustifyکیا۔انہی مبہم فقروں کی وجہ سے آج یہاں یہ حالات پیدا ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔پلیز تشریف رکھیں۔اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!میں شیخ صاحب کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جس بات کی اس دن کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی انہوں نے آج کافی تفصیل سے سب کچھ سمجھا دیا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں۔جو بات ہو چکی ہے اس پر کیا بحث ہو گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!ایک پوائنٹ آف آرڈرraiseہوا تھا جو کافی اہمیت کا حامل تھا۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔جی،رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اسلام آباد میں جو پنجاب ہاؤس ہے اور راولپنڈی میں جو پنجاب ہاؤس ہے اس سلسلہ میں ہمارے اراکین کو کافی شکایات تھیں اور اس پر انہوں نے پوائنٹ آف آرڈرraiseکیا تھا اس کے متعلق اس پوائنٹ آف آرڈر کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ مختصراً میں بیان کر دیتا ہوں اور اس کے بعد میں اس کوtableکر دوں گا تاکہ تمام ممبران اس کے مطابق وہاں پر reservationحاصل کر سکیں۔اس میں ہے کہ:

All Honourable MNAs and MPAs are accommodated in Punjab Houses on first come and first serve basis

اور باقی جتنے لوگ بھی ہیں ان کو کمروں کیavailabilityپر کمرے دیئے جاتے ہیں اور ایک بات جو بہت زیادہ یہاں پر اس دن کی گئی تھی اس کے مطابق یہاں پر کہا گیا تھا کہ وہاں پر لوگ چار چار سال سے،چھ چھ ماہ سے بیٹھے ہیں وہ کون لوگ ہیں،ان کے متعلقinformationدی جائے۔میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی

information ہے وہ ڈیپارٹمنٹ کے خلاف جائے یا جس کے خلاف بھی جائے وہ اس ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔ حکومت کا اور میرا بھی فرض ہے کہ اس ایوان میں صحیح طور پر information رکھوں۔ یہ information اس concern کے مطابق ہی ہے ۔ اس میں انہوں نے جو بتایا ہے کہ چیف سیکرٹری پنجاب کو کمرہ نمبر D-1 الاٹ ہے اور وہ designated کمرہ ہے وہ کسی اور کو الاٹ نہیں ہوتا وہ ہمیشہ ان کے استعمال میں رہتا ہے. اس کے علاوہ جہانگیر بدر سینٹر کے پاس D-4 ہے اور یہ کمرہ ایک سال سے ان کے پاس ہے ۔ عدنان خان سینٹر کے پاس D-9 ہے اور یہ چار ماہ سے ہے۔ مشاہد اللہ خان سینٹر کے پاس D-10 ہے اور یہ چار ماہ سے ہے، یوسف نسیم کھوکھر صاحب پی ایس او ٹو پی ایم ہیں اور ان کے پاس E-3 ہے اور یہ چار ماہ سے ہے۔ سعید احمد خان ایڈیشنل سیکرٹری ٹو پی ایم سیکرٹریٹ کے پاس E-7 اور یہ تین سال سے ہے، خواجہ محمد نعیم ایڈیشنل سیکرٹری کامرس اینڈ انڈسٹری ان کے پاس E-14 ہے اور یہ ایک ماہ سے ہے، جناب تنویر اشرف کائرہ وزیر خزانہ پنجاب کے پاس E-18 ہے اور یہ ایک سال سے ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

طاہر محمود ایم پی اے صاحب کے پاس F-10 ہے اور یہ ایک سال سے ہے، کیپٹن صفدر صاحب ایم این اے کے پاس F-11 ہے اور یہ چار ماہ سے ہے۔ بریگیڈیر بسم اللہ سی او ڈی جی رینجرز کے پاس F-14 ہے اور یہ چار سال سے ہے (اللہ اکبر کی آوازیں)

کرنل آفتاب صاحب سی او ڈی جی رینجرز کے پاس E-13 ہے اور یہ چار سال سے ہے۔ محمد اکرم کانجو صاحب کے پاس F-19 ہے اور یہ سات ماہ سے ہے۔

جناب والا! میں یہ جواب table کر رہا ہوں معزز ممبران اس کی کاپی حاصل کر کے اس پر کوئی further information لینا چاہیں تو ان کو دے دی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! میں اس چیز کا sufferer ہوں اور میں نے تین دفعہ وہاں پر جانے کی کوشش کی کہ مجھے کمرہ مل جائے اور اگر وہاں پر کمرے اس طرح

الاٹ ہوتے ہیں تو پھر مجھے بھی پانچ سال کے لئے الاٹ کر دیں۔ میں اپنے بندوں کو ٹھہرانا چاہتا ہوں، میرے رشتہ دار بھی وہاں پر ہیں میں خود رہنا چاہتا ہوں۔ بہت بڑے پیمانے پر بے ضابطگی ہو رہی ہے اور یہ گورنمنٹ کی پراپرٹی ہے جو کہ misuse ہو رہی ہے۔ ہمارے ہاؤس کا یہ استحقاق ہے۔ ہم یہ پراپرٹی اس قبضہ گروپ سے خالی کروانا چاہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

تین دن سے زیادہ کسی کو کمرہ الاٹ نہیں ہونا چاہئے۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس سلسلہ میں ایک انکوائری کمیٹی بنادیں کہ جوانہوں نے دھاندلی کی ہے اور جو غیر متعلقہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں، دو دن کے اندر اندر اس کی رپورٹ آنی چاہئے اور میں کہتا ہوں کہ اس کو clear ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: رپورٹ تو آگئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جن لوگوں نے کمرے الاٹ کروائے ہوئے ہیں ان کے واجبات جمع ہیں یا نہیں؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔ میرا یہ استحقاق بنتا ہے۔ میں اس کو withdraw کبھی نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: جن کا استحقاق ہے ان کو تو اختیار ہے کہ وہ وہاں پر رہائش رکھ سکتے ہیں لیکن اس طرح نہیں کہ پانچ پانچ سال ہو، یہ مناسب نہیں ہے۔ اس پر انکوائری کمیٹی بنائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! مجھے رولنگ چاہئے اور اس پر انکوائری کمیٹی بنائی جائے اور دو دن کے اندر رپورٹ دی جائے۔ جو ناجائز قابضین ہیں ان سے کمرے خالی کروائے جائیں اور ان سے واجبات بھی وصول کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے رولنگ دے دی ہے کہ اس پر انکوائری کمیٹی بنائیں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کائرہ صاحب! آپ بھی اس کمیٹی میں شامل ہونا چاہیں گے؟

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر (جناب تنویر اشرف کائرہ): میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ سینئر وزیر صاحب اور رانا صاحب بیٹھ کر اس معاملے کو settle کریں۔ یہ ہمارے لئے انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر!۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ کیا کر رہے ہیں، مچھلی بازار کیوں بناتے ہیں؟ Order please, Order in the House

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): جناب سپیکر! وہاں پر جو غلط بیانی کرتے ہیں وہ Caretaker ہیں میرا استحقاق اس لئے بھی مجروح ہوا ہے کہ وہ مجھے کہتے ہیں کہ یہ کمرے ایم پی اے کے لئے نہیں ہیں، یہ بیوروکریسی کے لئے ہیں، ان کے دماغ سے یہ بات نکالنی پڑے گی کہ یہ بیوروکریٹس کا ملک نہیں ہے۔ یہ عوامی ملک ہے اور یہاں پر عوامی نمائندوں کے مطابق اور عوام کی خواہشات کے مطابق چلنا پڑے گا۔ انکوائری کمیٹی بننی چاہئے اور مری پنجاب ہاؤس میں بھی یہی کھلے ہوتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب کو بات کرنے دیں۔ پہلے میں بتا دیتا ہوں کہ جب وقفہ ہوگا تو ہم اس وقت اس بارے میں کوئی فیصلہ کر لیں گے اور پھر آپ کو announce کر دیں گے۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں اور اس ہاؤس کی کمیٹی کوئی فیصلہ کرے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! کمیٹی آپ بعد میں announce کریں پہلے میری بات سن لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ کمیٹی بننی چاہئے اور اس کمیٹی کو انکوائری کرنی چاہئے کہ میرے نام پر جو کمرہ الاٹ ہوا ہے میں نے کبھی کوئی کمرہ بک کروایا ہے اور نہ لیا ہے۔ میرے نام پر کس نے بک کروایا ہے؟ جس آفیسر نے بک کیا ہے اور جو وہاں پر رہتا ہے ان دونوں کو کمیٹی جو بھی سزا دے میں کمیٹی کے ساتھ ہوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی حیدر نور خان نیازی: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک بات ایوان کے اندر آتی ہے اور اسے مذاق سمجھ کر اڑا دیا جاتا ہے۔ یہ ایک بڑا sensitive issue ہے اسے بھی discuss کرنا چاہئے۔ میں نے چند روز پیشتر آپ کی موجودگی میں وزیر قانون صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تھی کہ ضلع خوشاب میں ہمارے ضلع میانوالی سے اغوا برائے تاوان کے لئے ایک شخص اغوا کیا جسے پولیس نے recover کیا، پرچہ دیا مگر ایک نامزد ملزم کو پولیس نے چھوڑ دیا۔ وزیر قانون صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایوان کے اندر اس واقعہ کی رپورٹ منگوا کر بتاؤں گا۔ We talk about democracy ہم لوگ ڈکٹیٹر شپ کے خلاف ہمیشہ جدوجہد کرتے ہوئے آئے ہیں۔ ہم ڈکٹیٹر شپ کو condemn کرتے ہوئے آئے ہیں لیکن جو ہمارے رویے بن چکے ہیں انہی رویوں کی وجہ سے ہمارے اوپر ہر وقت ڈکٹیٹر مسلط ہوتے ہیں کہ ہم کسی صحیح بات کو صحیح کہنے کا حوصلہ نہیں رکھتے، کسی صحیح بات کو صحیح کہنے سے پہلے ہم لوگ ڈر جاتے ہیں۔ آج جو کچھ ایوان میں ہوا وہ بھی آپ کے سامنے ہے اور میرا خیال ہے کہ اس ایوان میں جو بات کہی جاتی ہے وہ ہوا میں اڑا دی جاتی ہے۔ سٹیج ڈرامہ لگتا ہے تو سٹیج سجایا جاتا ہے اور ہم لوگ آتے ہیں۔ اس میں حصہ لیتے ہیں اور باہر چلے جاتے ہیں۔ مجھے اس دوران ایک معزز ممبر ایک شعر سنا رہے تھے وہ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ:

جو لکھا تو پڑھ کے مٹا دیا
جو کہا تو سن کے اڑا دیا

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): شکریہ۔ جناب سپیکر! ڈاکٹر اختر صاحب نے ایک issue point out کیا ہے اور اس پر حکومت پنجاب کی طرف سے جواب کی تفصیل میں بیان کیا گیا ہے تو مجھے تو بڑا تعجب ہوا کہ جس بے قاعدگی کا اظہار کیا گیا جس میں پاکستان کی دونوں بڑی سیاسی جماعتوں کے عمائدین شامل ہیں اور forces سے تعلق رکھنے والے ایک ادارے کے افسران بھی وہاں

قابض ہیں۔ اب ساری قوم یہ issue دیکھ رہی ہے اور سب نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ کس طرح سے پاکستان کی سیاسی اور عسکری قوتیں پنجاب ہاؤس کے استعمال کے اوپر بے قاعدگی کرتی ہیں۔ اگر آپ اسے اب unattended چھوڑ دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بڑا غلط message جائے گا۔ اب یہ بات نہیں کہ آپ پنجاب ہاؤس کو ان لوگوں سے ایک دو دن کے اندر خالی کروانے کا اعلان کریں بلکہ اب بات اس سے آگے کی ہے کہ جو لوگ سالہا سال سے ان کمروں پر قابض ہو کر رہ رہے ہیں ان سے ان کمروں کے charges بھی وصول کرنا اب بہت ضروری ہے اور میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ مری میں ہمارے ریسٹ ہاؤسز کی بھی یہی کیفیت ہے تو میں آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج آپ خدا کے لئے جب charge ہمارے اوپر ہے، جب بے قاعدگی کے ذمہ دار ہم ٹھہرائے جا رہے ہیں تو آپ کو ایک مضبوط فیصلہ کرنا ہو گا اور آج اس کرسی کا امتحان ہے کہ آپ ہم سے قوم کی امانت واپس کروانے میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ میں توقع کرتا ہوں کہ آپ آج ایک شاندار ruling دیں گے اور فیصلہ فرمائیں گے کہ جو recoveries عوام کے نمائندوں کے ذمے ہیں وہ unlimited time کے لئے نہیں چھوڑی جا سکتیں۔ آپ کو اس کے لئے چند دن دینے چاہئیں۔ نہ صرف ایک دو دن کے اندر یہ تمام قابضین اپنے کمرے خالی کریں بلکہ ہمت کر کے ایک ہفتے کے اندر ان کے جو ذمہ واجبات ہیں وہ بھی خزانے میں جمع کروائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: یہ ہمت تو آپ ہی کریں گے۔ میں نے ہمت کیا کرنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (ڈاکٹر محمد اختر ملک): شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے اس ایوان میں موجود معزز وزیر نے جب اس بات کی تردید کی ہے کہ میں نے کوئی کمرہ بک نہیں کروایا ہوا، میرے نام سے اگر کوئی بندہ رہ رہا ہے تو اس کے خلاف action لیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا بے قاعدگی کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ کمیٹی کے لئے وزیر قانون صاحب!۔۔۔

معزز ممبران: وزراء کی بجائے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ آپ اس معزز ایوان کے اراکین پر مبنی کمیٹی بنائیں اور انہی میں سے کسی سینئر ممبر کو کمیٹی کا چیئرمین یا کنوینر بنا دیں۔ میں ویسے ہی ان کے ساتھ حکومت کی طرف سے جو بھی information یا ان کی جو direction ہو اس پر implement کرنے کے لئے خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ کمیٹی ممبران پر مشتمل ہونی چاہئے۔

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! میں رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات کمیٹی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے خود اپنے متعلق بھی کہا ہے تو اگر سوہنا صاحب بھی ساتھ ہونا چاہیں تو آپ منسٹرز کو اس کمیٹی کی معاونت کے لئے ساتھ لگا دیں لیکن کمیٹی خالصتاً ممبران کی بنائیں کیونکہ یہ مسئلہ سراسر ممبران ہی کا ہے اور وزراء کو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ آپ ان میں سے کسی سینئر ممبر کو اس کا چیئرمین یا کنوینر بنا دیں۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! پنجاب ہاؤس کے متعلق قانون بڑا واضح ہے اور پنجاب ہاؤس کے متعلق اس کی ذمہ داری بڑی واضح ہے۔ کیا جب بھی قانون ٹوٹے گا تو ہم کمیٹیاں بناتے رہیں گے؟ اس کے اندر سیدھی سیدھی بات ہے وزیر قانون صاحب کو چاہئے تھا کہ جب لسٹ پیش کی ہے تو ادھر کمرے خالی کرنے کا حکم پہنچ جانا چاہئے تھا اور کمرے خالی کروا کر چار چار سال سے رہنے والوں کے خلاف، کیونکہ بڑا واضح قانون ہے کہ تین دن سے اوپر کوئی ریسٹ ہاؤس استعمال ہو گا تو اس کے مارکیٹ کے حساب سے charges ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بات ان کی بھی ٹھیک ہے۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! آپ قانون ٹوٹنے کے حوالے سے کتنی کمیٹیاں بنائیں گے؟ قانون ٹوٹتا رہے گا اور کمیٹیاں بنتی رہیں گی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں مناسب یہ رہے گا کہ آپ نے اس کی مکمل رپورٹ لے لی ہے۔۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): شکریہ۔جناب سپیکر! میرا نام لیا گیا ہے کہ میں نے بھی وہاں ایک سال سے کمرہ book کروایا ہے تو میں حلفاً کہتا ہوں کہ پرسوں بھی رات اسلام آباد میں چار گھنٹے کے لئے ہوٹل میں ٹھہرا ہوں۔اس سے پہلے میں چار دفعہ گیا ہوں اور ہوٹل ہی میں قیام کیا ہے۔میں نے کب کمرہ book کروالیا؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے ان کی بات سن لی ہے؟

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! پنجاب ہاؤس اسلام آباد ہی نہیں بلکہ مری، کراچی، کوئٹہ اور پشاور میں بھی ہیں تو وہاں پر ایسا ہی نوٹس لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ایسے کریں کہ جن کی entitlement نہیں ہے ان سب سے کہیں کہ آپ مہربانی کر کے ایک ہفتے کے اندر اندر کمرے خالی کریں اور آئندہ جن کی entitlement نہیں ہے انہیں کمرے نہ دیئے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جی، ٹھیک ہے۔جناب سپیکر! آپ کی ruling محکمہ کو ابھی پہنچادی جاتی ہے۔

وزیر محنت و افرادی قوت (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! اگر آپ اس کمیٹی میں مجھے شامل کریں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ تین دن کے اندر پنجاب ہاؤس خالی کروالیا جائے گا اور جن کے ذمہ ہزاروں اور لاکھوں روپے کے واجبات ہیں تو یا ان کی تنخواہیں بند ہو جائیں گی یا وہ پیسے جمع کروادیں گے۔

جناب سپیکر: آپ رانا صاحب کے ساتھ coordinate کر لیں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بھی مجھے کافی دیر سے تنگ کر رہی ہیں۔ جی فرمائیں! میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ relevant بات کریں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب کو remind کروانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت فارم دیئے تھے اس کے ساتھ انہوں نے خواتین کے لئے وزیراعظم کی طرف سے ایک کروڑ روپے کا اعلان بھی کیا تھا لیکن ابھی تک اس پر implement نہیں ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔ No, let me proceed according to this list ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں صبح سے آپ اسی کام پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (جناب محمد اختر ملک): جناب سپیکر! آپ ایک کمیٹی announce کر دیں۔

جناب سپیکر: کس لئے کمیٹی announce کروں؟ کیا میں کمیٹی announce کرنے کا میں پابند ہوں میں نے ان کو کہہ دیا ہے اور آپ کی بات ہو گئی ہے، آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ صبا صادق کی طرف سے تحریک استحقاق ہے۔

تحاریک استحقاق

ایکسیئن واپڈ ٹاؤن شپ لاہور کا خاتون رکن اسمبلی کو گھریلو میٹر کاٹنے کی دھمکیاں

محترمہ صبا صادق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے گھر کے بجلی کا میٹر اور قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کی سٹریٹ لائٹس کا میٹر ایک ہی ٹرانسفارمر پر نصب ہیں اور ایکسیئن واپڈا ٹاؤن شپ لاہور ساجد رضا نے مجھے بتایا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ والے عرصہ دراز سے بل بجلی ادا نہیں کر رہے اور مجھے کہا کہ میں اسٹیٹ والوں کو مجبور کروں کہ وہ اپنا بل بجلی ادا کریں تو ایم پی اے ہونے کے ناتے میں نے معاملات طے کروانے کی کوشش کی۔ اب دوبارہ یہی مسئلہ پیدا ہوا ہے تو متعلقہ ایکسیئن واپڈا ٹاؤن شپ ساجد رضا نے مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا اور کہا کہ اگر آپ نے انڈسٹریل اسٹیٹ والوں سے بل ادا نہ کروایا تو آپ کا میٹر کاٹ دیا جائے گا۔ تقریباً دو ہفتے پہلے مسٹر ساجد رضا ایکسیئن ٹاؤن شپ واپڈا ڈویژن نے میرے گھر کا میٹر بجلی بغیر کسی وجہ یا نوٹس کے کاٹ دیا۔ میں نے جب اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ والے بل بجلی ادا نہیں کر رہے اس لئے آپ کا میٹر کاٹ دیا گیا ہے جبکہ میرے گھر کے میٹر کے نہ کوئی بقایاجات تھے اور نہ ہی میرے گھر کے میٹر کا انڈسٹریل اسٹیٹ کے میٹر سے کوئی تعلق ہے اور میرے گھر کے واپڈا کے تمام واجبات بالکل ادا شدہ ہیں۔ میں نے ایکسیئن واپڈا ٹاؤن شپ ساجد رضا کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ایسا کوئی قانون نہیں ہے کہ اگر ہمسایہ بجلی کا بل ادا نہ کرے تو سزا ساتھ والے کو دی جائے۔ چنانچہ بہت کوشش سے سات گھنٹوں کے بعد میٹر دوبارہ لگوا دیا گیا۔ مورخہ 09-6-11 کو دوپہر دو بجے ایکسیئن واپڈا نے مجھے دوبارہ فون کیا اور مجھے بلیک میل کیا کہ اگر اسٹیٹ والوں نے بل ادا نہ کیا تو میں آپ کا میٹر دوبارہ کٹوا دوں گا۔ میں نے اسے کہا کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے لیکن اس کا لہجہ انتہائی بدتمیزانہ اور گھٹیا تھا۔ اس نے مجھے دھمکیاں دیتے ہوئے فون بند کر دیا۔

خاتون رکن صوبائی اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ہتک آمیز اور توہین آمیز لہجے سے بات کرنا اور کسی دوسرے کے بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے میرا بجلی کا میٹر کاٹ دینا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی کھلی خلاف ورزی اور ایکسیئن کی بد معاشی کا واضح ثبوت ہے۔ایکسیئن کے اس رویہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک میں الحمد للہ قانون نام کی کوئی چیز ہے۔

جناب سپیکر: کیا کہا آپ نے؟

محترمہ صبا صادق: ہمارے ملک میں الحمد للہ قانون نام کی کوئی چیز ہے اور اس ہاؤس کی وساطت سے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اس قسم کے واقعات، میں نے پوری کوشش کی کہ میں واپڈا، قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ کے معاملات طے کروں۔اس ضمن میں میں نے چیئرمین لیسکو ارائیں صاحب سے بھی بات کی اور ان کو بھی میں نے یہ بتایا کہ اپنے ایکسئن سے کہیں کہ کسی صارف کو ناجائز پریشان نہ کریں۔ویسے ہی لوڈ شیڈنگ نے عوام کی کمر توڑی ہوئی ہے اور اس قسم کے واقعات سے آپ ہمیں کیا پیغام دینا چاہ رہے ہیں۔بارہا مرتبہ میں نے اس معاملے کو تحمل کے ساتھ برداشت کیا۔تین دن پہلے ایکسیئن کا نمائندہ دوبارہ میرے دفتر آیا اور کہا کہ میڈم آپ اپنا بل مجھے دکھائیں۔میں نے اپنا بل دکھایا تو کہنے لگا کہ نہیں جی سٹریٹ لائٹ کا بل دکھائیں۔آخر کار میں نے یہ تحریک استحقاق جمع کروائی۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ایسے آفیسر جو صارفین کو ناجائز پریشان کریں ان کے خلاف یقیناً کارروائی بنتی ہے۔اس کو out of turn لے کر اس ایکسئن کو suspend کیا جائے اور مکمل انکوائری کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و برقی قوت (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ واپڈا کی طرف سے جواب آیا ہے اس میں انہوں نے یہی گزارش کی ہے کہ ہم اس کا جواب یکم تاریخ کو

دیں گے کیونکہ متعلقہ آدمی کورٹ میں گیا ہوا ہے اس لئے اس کو اگر یکم جولائی تک pending فرمادیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک کو یکم جولائی تک pending کیا جاتا ہے۔

سینئر منسٹر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و برقی قوت (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی یہاں پر ایک issue اٹھایا گیا جس کی reason میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ پانی کے مسئلے پر جس دن یہ خبر آئی صدر پاکستان کے جو ترجمان ہیں انہوں نے وضاحت کی کہ صدر صاحب نے ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب نے floor پر کھڑے ہو کر کہا کہ پانی کی تقسیم 1991 کے معاہدے کے مطابق ہو رہی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد میں نے اس floor پر پوری گارنٹی کے ساتھ یہ بات کی کہ 1991 کے معاہدے کے مطابق پانی دیا جا رہا ہے لیکن انتہائی افسوس ہے کہ آج پھر اس مسئلے کو صوبائیت کا رنگ دینے کے لئے اٹھایا گیا جس پر میں نے احتجاج کیا لیکن اس کے باوجود اگر میرے الفاظ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو میں معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاباش، بہت اچھی بات ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کو ایک خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ تربیلا ڈیم میں جو پانی 1367 کیوسک کے dead level پر پہنچ گیا تھا آج اللہ کے فضل سے وہ پانی 1388 کیوسک کے level پر پہنچ گیا ہے جو کہ ایک خوشخبری ہے۔ اس طرح اس کا in flow 20 تاریخ کو ایک لاکھ 13 ہزار 4 سو کیوسک تھا اور آج اللہ کے فضل سے ایک لاکھ 97 ہزار 7 کیوسک تک پہنچ گیا ہے جس طرح پانی کی کمی ہے اس لحاظ سے یہ ہمارے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے اور میں نے منگل والے دن تک کا کہا تھا آج اللہ کے فضل سے ہماری پانی کی کمی کافی حد تک کم ہو گئی ہے۔ اسی طرح جو تربیلا ڈیم پر outflow ہے وہ ایک لاکھ 6 ہزار 8 سو کیوسک سے بڑھ کر اللہ کے فضل سے ڈیڑھ لاکھ کیوسک تک پہنچ گیا ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میں نہروں کا بھی بتا سکتا ہوں کہ ان میں کتنا کتنا فرق پڑا ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، میرے خیال میں یہی بہتر ہے اب تحریک استحقاق ختم کی جاتی ہے اور ایک رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! میری بھی ایک تحریک ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی کہاں ہے تحریک، کیا ان کی تحریک ہے؟

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہاں ہے، کیا آپ نے جمع کروائی ہے؟

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! میں نے جمع کروادی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی تو Adjournment Motion ہے، تحریک استحقاق نہیں ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! میری تحریک استحقاق ہے اور وہ سن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے مجھے بتائیں کہ تحریک التوائے کار ہے، تحریک استحقاق ہے؟

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! تحریک استحقاق ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جمع کیوں نہیں کروائی؟

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! جمع کروادی ہے۔ آپ نے out of turn لینے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: اگر آفس میں جمع ہی نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

محترمہ سکینہ شاہین: میں تو جمع کروا چکی ہوں، میرے پاس کاپی موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، پلیز! آپ ٹائم ضائع نہ کریں۔

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! ایک ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگر آپ کی تحریک آئی ہو گی تو دیکھ لیں گے۔ جی، ڈاکٹر اسد اشرف صاحب سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ منڈا صاحب! آپ پلیز بیٹھیں۔Learn manners

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: No, no, no جب ٹائم آئے گا تب بات کریں گے۔ جی، ابھی تحریک التوائے کار کا وقت آئے گا۔ اشرف صاحب نہیں ہیں؟ یہ دوبارہ پیش ہو گی؟

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! تب تک میری تحریک استحقاق لے لیں۔

جناب سپیکر: کل لے لیں گے۔ میرے خیال میں کل آپ کی باری آ جائے گی، کل آ جانے دیں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! سن تو لیں۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئی کاغذ میرے پاس ہے نہ لاء منسٹر صاحب کے پاس ہے۔ میں کیسے آپ کی سنوں گا۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! آپ زبانی سنیے گا۔

جناب سپیکر: جی، زبانی مجھے آپ کی ساری بات تو نہیں یاد رہے گی۔

محترمہ سکینہ شاہین: جناب سپیکر! زبانی سُن لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: آپ کل پڑھ لیں۔ بس آپ کو کہہ دیا کہ کل پڑھ لیں۔ محترمہ اس کا جواب بھی آنا ہوتا ہے۔ میں نے بھی اس کا کچھ کرنا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ کل لے لیں گے۔ اب محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار ہے۔ رانا صاحب آج اس پر جواب آنا تھا یا آج تک pending کی تھی۔ یہ پہلے پیش ہو چکی ہے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: نہیں، پیش نہیں ہوئی۔ اس کی کاپی نہیں ملی۔

جناب سپیکر: یہ آپ کو میں اپنی کاپی بھیج دوں؟

جعلی عاملوں کے شہر میں ڈیرے، انتظامیہ کی ملی بھگت سے لوٹ مار

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کے مطابق جعلی عامل کو سہانے سپنے دکھا کر شہریوں کو لوٹنے لگے۔ پولیس اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے لاہور کے درجنوں مقامات پر جعلی عاملوں، نجومیوں کا مکروہ دھندہ زور و شور سے ہونے لگا، متعدد خواتین عزت بھی گنوا بیٹھیں، جگہ جگہ محبوب آپ کے قدموں میں، غیر ملکی نیشنلٹی، سفلی علوم کی کاٹ، ہر بیماری کا علاج جیسے بورڈ لگا کر سادہ شہریوں کو اپنے چُنگل میں پھنسایا جاتا ہے۔ کئی عامل بلیک میل کرنے میں ملوث متعدد نجومیوں، جعلی عاملوں نے باقاعدہ پولیس نگرانی میں قبرستانوں میں ڈیرے قائم کر رکھے ہیں۔ نوجوان نسل تباہ ہونے لگی، اعلیٰ حکام نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔ صوبائی دارالحکومت میں کالا علم کرنے والے جعلی عامل نجومی سادہ لوح شہریوں کو من پسند شادی، انعامی بانڈ نمبر، اولاد نرینہ اور تمام مسائل چند مہینوں میں حل کرنے کے سہانے سپنے دکھا کر ان کی جمع پونجی سے محروم کرنے لگے ان لوگوں نے مارکیٹوں، پلازوں اور قبرستانوں میں ڈیرے لگا رکھے ہیں۔ جہاں منشیات کا استعمال کیا جا رہا ہے پولیس اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے یہ مکروہ دھندہ اپنے عروج پر ہے۔ تفصیلات کے مطابق شہر کے مختلف علاقوں میں جن میں راوی روڈ، ملتان روڈ، اقبال ٹاؤن، ٹاؤن شپ، گڑھی شاہو اور دیگر علاقوں میں متعدد جعلی عامل اور نجومی پریشان حال سادہ لوح شہریوں کو لوٹنے میں مصروف عمل ہیں۔ کیبل پر اشتہارات کے ذریعے چند منٹوں میں تمام مسائل کے حل کے دعوے کے باعث شہری ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔" اوصاف" کی جانب سے اس سلسلے میں کئی سروے کئے گئے۔ قبرستانوں میں بھی جعلی نجومیوں نے ڈیرے لگا رکھے ہیں جہاں نوجوانوں اور خواتین کی کثیر تعداد اپنے مسائل کے حل کے لئے آتی ہے جبکہ قبرستانوں میں بیٹھے نجومیوں کے پاس نوجوان منشیات کا استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ قبرستان میانی صاحب، بھاٹی قبرستان میں رات کو عامل کے نام پر مکروہ دھندہ شروع کر دیا جاتا ہے اس حوالے سے اعلیٰ حکام نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں جبکہ پولیس کے

اہلکاران عاملوں کو باقاعدہ تحفظ فراہم کرتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! بسم اللہ کر کے کوئی آرڈر کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی کاپی ابھی موصول ہوئی ہے اس کا جواب ابھی نہیں آیا تو اس کو آپ جمعہ تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، Next

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: جناب سپیکر! نمبر 309۔ kindly اگر شفقت فرمادیں۔ انتہائی اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو take up کر لیا جائے، out of turn take up کر لیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جی۔

بہاولنگر میں مشکوک اشخاص کا کلرک کو ہراساں کرنے پر ڈی سی او آفس کے عملے کا احتجاج

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: چلیں! بڑی مہربانی۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ یکم جون 2009 کو ای ڈی او (آر) بہاولنگر نے کچھ لوگوں کو کینال ریسٹ ہاؤس بہاولنگر میں بحیثیت ممبران ٹاسک فورس ٹھہرایا۔ مورخہ 2۔جون 2009 کو یہ اشخاص ای ڈی او (آر) کی سرکاری گاڑی میں مع اس کے ڈرائیور دفتری اوقات کار کے بعد کالونی برانچ بہاولنگر کے کلرک کو اس کے گھر سے لے گئے اور انہوں نے کہا کہ ریکارڈ چیک کرنا ہے اس دوران اس ٹیم کے ساتھ مسلح آدمی بھی تھے اس نے اس کلرک کو اتنا ہراساں کیا کہ دوسرے روز یعنی 3۔جون کو ڈی سی او آفس بہاولنگر کے سٹاف نے احتجاج کیا جس پر ڈی سی او بہاولنگر کے نوٹس میں معاملہ آگیا اور اس ٹاسک فورس کی حقیقت بھی سامنے آگئی کہ یہ لوگ کسی ٹاسک فورس کے ممبران نہ ہیں جس پر ایک آدمی جعلی

ٹاسک فورس کا ممبر فرار ہو گیا اور دوسرا ممبر ای ڈی او (آر) بہاولنگر کے دفتر سے گرفتار کرا لیا گیا اس تمام معاملہ میں ای ڈی او (آر) بہاولنگر کا کردار مشکوک ہے۔ اس واقعہ کی مکمل انکوائری ہونی چاہئے اگر اس معاملہ میں ملوث ہونا ثابت ہو تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے اور اگر وہ اس معاملہ میں براہ راست ملوث نہ بھی ہوں تو بھی یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ وہ اس اہم انتظامی عہدہ کے اہل نہ ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ آپ سے متعلقہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نہیں۔ اس میں جواب موصول نہیں ہوا اس کو کل تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نمبر 308۔ اس کا جواب آنا تھا۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! شیخ علاؤالدین صاحب نمبر 308 کا جواب مانگ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ اگر آپ اس کو take up کریں تو میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، حضرت صاحب اپنی turn پر آئیں ناں۔ آج کے لئے pending ہے لیکن جب آپ کا نمبر آئے گا وہ جواب دیں گے، آپ تشریف رکھیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار نمبر 303 ہے۔ مجھے out of turn پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ابھی دس منٹ رہتے ہیں۔ میں نے دوسروں کی بھی بات سُننی ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں دو منٹ میں ہی ختم کر لوں گا۔

جناب سپیکر: تجی three not three۔ یہ فیصل آباد میں three not three ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آپ allow کر دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترم! اگر آپ کو محسوس نہ ہو تو اس سے پچھلی سیٹ پر چلے جائیں تو بہتر ہوگا اس کا مائیک ٹھیک نہیں ہے۔

فیصل آباد پولیس کی ملی بھگت سے اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں اضافہ سے شہریوں میں خوف و ہراس

خواجہ محمد اسلام: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی مؤخر کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد میں خاص کر فیصل آباد شہر میں اغوا برائے تاوان کی وارداتیں بڑھ گئی ہیں۔ جس کی مثال فیصل آباد کے تھانہ جات جھنگ بازار، ڈی ٹائپ کالونی، مدینہ ٹاؤن، چک جھمرہ، سرگودھا روڈ صدر، بلوچی، پیپلز کالونی اور گلبرگ کی ہے۔ ان تھانہ جات میں پچھلے ایک ماہ کے دوران اغوا برائے تاوان کے مقدمات زیادہ درج ہوئے ہیں۔ ان مقدمات میں ملوث ملزم گرفتار نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی اغوا ہونے والا بازیاب ہوا اگر کسی اغواء ہونے والے کو ملزمان نے چھوڑا تو وہ تاوان کی رقم کی ادائیگی کر کے آیا ہے۔ یہ ملزمان اور پولیس کی ملی بھگت ہے جس کی وجہ سے ان تھانہ جات خاص کر فیصل آباد کے تھانہ جات ہیں۔ اغوا کی وارداتیں روزانہ ہو رہی ہیں۔ عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ نے اسے out of turn کی اجازت دی ہے تو اس کی کاپی بھی مجھے موصول ہو گئی ہے، اس کے جواب کے سلسلے میں دو روز کے لئے اسے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: دو روز کے لئے pending کی جاتی ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 304 بھی میری ہے، میں اس کی بھی اجازت چاہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں، اسے کسی اور دن میں پیش کریں۔ اب کسی اور کو بھی موقع دیں۔

جناب شیر علی خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ میں صرف ایک منٹ میں بات ختم کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: رپورٹ پیش ہونے دیں۔

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار نمبر 311 ہے یہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ریاضی کے طلباء طالبات کے مسئلہ کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! پہلے مجھے یہ take up کرنے دیں جن کے جواب آنے ہیں، اس کے بعد اگر ٹائم ہوا تو پھر آپ کو اجازت ملے گی۔

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! آؤٹ آف ٹرن لے لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں ہوگا، آپ دو منٹ ٹھہریں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! آپ مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: شیر خان! ایسے نہیں ہوتا۔ آپ اس وقت آئے ہیں کہ۔۔۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! چودھری سرفراز افضل صاحب ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں اگر آپ اجازت دے دیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: کون واک آؤٹ کر گئے ہیں اور کس لئے؟

جناب شیر علی خان: مجھے نہیں پتا لیکن آپ کو پتا ہے انہوں نے یہاں۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ کو پتا نہیں تو کس طرح کہہ رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں اور اگر آپ اپنے طور پر جا کر انہیں لے کر آ سکتے ہیں تو لے آئیں، مجھے کیا اعتراض ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ سپیکر صاحب کے رویہ کی وجہ سے واک آؤٹ کر کے گئے تھے اور میں باہر ان سے مل کر آیا ہوں اور وہ احتجاجاً باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو کیا کہہ دیا؟

جناب شیر علی خان: مجھے نہیں پتا کہ کیا بات ہوئی ہے؟ میں تھوڑا لیٹ آیا تھا، مہربانی کر کے ان کو واپس بلایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اور ملک ندیم کامران صاحب چلے جائیں اور انہیں منا کر لے آئیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب تشریف فرما ہیں؟ ان کی تحریک التوائے کار نمبر 171 آج تک کے لئے pending کی تھی، رانا صاحب!

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک ملک ندیم کامران اور شیر علی خان صاحب
چودھری سرفراز افضل کو منا کر ایوان میں واپس لے آئے)

جناب سپیکر: کون واک آؤٹ کر گئے تھے، آپ تھے؟

چودھری سرفراز افضل: جی۔

جناب سپیکر: واہ واہ، سبحان اللہ، تو مرا ملا بگو، من تیرا حاجی بگویم۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 171 کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ اگر محترم چیمہ صاحب کہیں تو میں ان کو کاپی فراہم کر دیتا ہوں، اس کا کافی comprehensive جواب ہے اور میرا خیال ہے کہ mover اس جواب سے مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ٹھیک ہے، آپ کے لئے بھی بہتر رہے گا اور ایوان کے لئے بھی بہتر رہے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگر یہ چاہیں گے تو اس کو دوبارہ take up کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اگر آپ مطمئن نہ ہوئے تو میں دوبارہ take up کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! کیونکہ لاء منسٹر صاحب نے یقین دہانی کروائی ہے اور اگر میرا یہ مسئلہ لاء منسٹر صاحب اپنے چیمبر میں بیٹھ کر حل لیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

MR SPEAKER: Good, just good, equally good.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): میں آپ کو inform کر دیتا ہوں اور آپ اس کے مطابق ہی طے کر لیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ حل نہ ہوا تو میں دوبارہ دے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ آپ دے سکتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار dispose off کی جاتی ہے۔ نوید انجم صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 299 کا جواب آنا تھا۔

مغلپورہ اور باغبانپورہ (واسا سب ڈویژن) میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل سے عوام الناس کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 299 جو میاں محمد نوید انجم صاحب نے move کی تھی اس کا جواب واسا کی طرف سے موصول ہوا ہے، وہ اس طرح سے ہے کہ واسا لاہور نے مغل پورہ اور باغبانپورہ سب ڈویژن کو آج سے پچیس سال قبل قائم کیا تھا اور اس وقت آبادی بھی کم تھی، عوامی شکایات، واٹر سپلائی اور سیوریج کے مسائل بڑھنے پر واسا شالیمار ٹاؤن نے ایک نئی سب ڈویژن فتح گڑھ سب ڈویژن کے نام سے تجویز دی ہے جو یوسی 41، یوسی 43، یوسی 45، 44، 46/2 اور یوسی 40/2 پر مشتمل ہو گی اس تجویز کا جائزہ لیا جا رہا ہے، اس کے قابل عمل ہونے کی صورت میں نئے سال کے واسا بجٹ کی منظوری کے بعد اس تجویز پر عملدرآمد کیا جا سکے گا۔

جناب سپیکر: جی، نوید صاحب!

جناب محمد نوید انجم: ہم یہ سمجھیں کہ یہ نئے سال میں نئی سب ڈویژن بن جائے گی اور ہمارے علاقے کے جو مسائل مثلاً واسا، سیوریج، واٹر سپلائی کے یہ حل ہو جائیں گے؟ یہ پچیس سال پرانی ہے جو آخری وقت سب ڈویژن بنائی گئی تھی اور جس کا انہوں نے admit بھی کیا ہے اور پچیس سالوں میں میرے علاقے کی آبادی دو تین سو گنا تک بڑھ چکی ہے اور ان کی مشینری اور واسا کا عملہ بہت زیادہ کم پڑ چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی، باقی باتیں پھر آپ ان سے مل کر حل کر لیں، انہوں نے ساری بات تو آپ کو بتا دی ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، dispose of کر دی جائے، next طاہر اقبال چودھری صاحب ہیں ان کی تحریک التوائے کار نمبر 301 ہے جو آج تک pending تھی۔ اس کے بعد شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار ہے اور پھر میجر عبدالرحمٰن رانا صاحب کی ہے، محمد نعیم اختر خان بھابھا صاحب کی ہے۔ جی، طاہر اقبال چودھری صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ نہیں ہیں۔ رانا صاحب اس کو dispose of کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں ہمارے مرحوم ساتھی ڈاکٹر نذیر مٹھو ڈوگر کے قتل کے معاملے کو اس تحریک التوائے کار میں اٹھایا گیا ہے۔ اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ اگر آپ اسے pending فرما دیں اور جس دن محرک موجود ہوں اس دن اسے take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: کب تک pending کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): کل تک pending کر لیں۔ چودھری طاہر اقبال صاحب آئے ہوئے تھے اور پہلے موجود بھی تھے۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 308 ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ وہی تحریک التوائے کار ہے جس پر آپ نے یہ حکم دیا تھا کہ اس کے کچھ حقائق میرے علم میں بھی لائے جائیں اور میں نے وہ حقائق اکٹھے کر لئے ہیں۔ اس پر لاء منسٹر صاحب بتائیں گے وہ سن لیتے ہیں لیکن میں اس بارے میں آپ کے علم میں بھی کچھ لانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کے کئی معاملات ایسے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار آج کے لئے تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے لیکن شیخ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس جواب کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس میں شیخ صاحب کی input آ جائے گی۔

جناب سپیکر: تھوڑا سا مجھے بھی بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ٹھیک ہے۔ آپ کے پاس آ جائیں گے۔ آپ اسے pending فرما لیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: بالکل ٹھیک ہے۔ بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: یہ کل کے لئے pending کر لیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسے لاء منسٹر صاحب کہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم کل آپ کے پاس بیٹھ جائیں گے لہذا آپ اسے next day کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ جی میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے ان کی تحریک التوائے کار dispose of کر دی جائے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ بتا کر گئے ہیں۔ لہذا یہ تحریک التوائے کار pending فرما دی جائے۔

جناب سپیکر: کب تک؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کل تک کر دیں۔

جناب سپیکر: کل تو مشکل ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: پرسوں کے لئے pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بارے میں 09-7-27 کو C&W ڈیپارٹمنٹ سے میٹنگ طے ہوئی ہے۔ لہذا اسے اگلے اجلاس تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 311 محمد نعیم اختر بھابھا صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! اس کا جواب تو آ گیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب پڑھ بھی دیں لیکن میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے پہلے ہی جواب پڑھ لیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو گیا ہے اور میں نے یہ جواب محترم نعیم اختر خان بھابھا صاحب سے share کیا تھا لیکن ان کا موقف بالکل اس کے برعکس ہے اور ان کا یہ کہنا ہے کہ یونیورسٹی حکام نے اس جواب میں بالکل غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ لہذا آپ اس بارے میں کم از کم دو دن دیں تا کہ یونیورسٹی کے کسی اہم آفیسر کو بلا کر ان کے ساتھ بٹھا کر بات کی جائے چونکہ یہ سٹوڈنٹس کے future کا معاملہ ہے لہذا یہ معاملہ طے کروایا جائے۔

جناب سپیکر: بدھ تک کے لئے pending کر دیں؟

جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اس لئے آپ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں ایسے کمیٹی نہیں۔ آپ بدھ تک انتظار کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسرا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے کمیٹی بنادیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم دوست کمیٹی ہی سمجھیں۔ یہ سارے دوست تشریف لے آئیں، میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر یا رجسٹرار کو بلا کر ان کی بات کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ join کریں۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوا۔ تحریک التوائے کار نمبر 310 پولیس سے متعلقہ ہے یہ کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کون سا مسئلہ اہم نہیں ہے؟ یہ ہاؤس اہم ہے اور اس میں ہر مسئلہ اہم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لی جائے۔ اسمبلی کی مسجد کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ ---

جناب سپیکر: آپ یہ بات کل کر لینا۔

شیخ علاؤالدین: جی، ٹھیک ہے۔ کل کر لیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: حضرت! آج نہیں ہو سکے گی۔ آپ پرسوں کے لئے رکھ لیں۔ چنیوٹی صاحب کی تحریک التوائے کار پرسوں کے لئے رکھی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اسد اشرف صاحب سپیشل کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع چاہتے ہیں۔

رپورٹ (توسیع)

ڈاکٹر اسد معظم ایم پی اے پی پی۔67 کی رہائش گاہ پر ہونے والے واقعہ کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر اسد اشرف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The matter relating to an incident which took place on 1st January 2009 at the residence of honourable Dr. Asad Muazzam, MPA PP-67

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جولائی 2009 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The matter relating to an incident which took place on 1st January 2009 at the residence of honourable Dr. Asad Muazzam, MPA PP-67

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جولائی 2009 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The matter relating to an incident which took place on 1st January 2009 at the residence of honourable Dr. Asad Muazzam, MPA PP-67

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جولائی 2009 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ بابت سال 09-2008 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ضمنی بجٹ برائے سال 09-2008 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔ جی، وزیر خزانہ صاحب! مطالبہ زر نمبر 1 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 1

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"ایک ضمنی رقم جو 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 77 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر2

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر2 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو24لاکھ46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو24لاکھ46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو24لاکھ46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: اگر آپ کو ناگوار نہ گزرے تو میں اپنی ایک بات کر لوں۔آج کے اجلاس کے فوری بعد میری اور ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے تمام معزز اراکین اسمبلی اور ہمارے پریس والے بھائی خواتین و حضرات سبھی اس میں شامل ہیں کے لئے ہم نے دال روٹی کا اہتمام کیا ہے۔اگر آپ قبول فرمائیں تو ہماری خوش بختی ہو گی۔شکریہ

معزز ممبران: کہاں ہے؟

جناب سپیکر: ادھر اسمبلی کیفے ٹیریا میں ہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات (سردار محمد ایوب خان گادھی): آپ ایک اور دعوت بھی دیں تاکہ اپوزیشن بھی اس میں شامل ہو۔

جناب سپیکر: چلیں، اگلی بات بعد میں کریں گے۔ میں وہ ابھی نہیں کر رہا۔ اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 3 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 5 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے

مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4 کروڑ 79 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4 کروڑ 79 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4 کروڑ 79 لاکھ 76 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 5 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 53 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 53 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 53 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 6 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جوایک لاکھ 46ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 7 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو10 لاکھ 9ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے

طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو10 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو10 لاکھ 9 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر8

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر8 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 44 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر

اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 44 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 44 لاکھ 34 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 11 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 8۔ارب 83 کروڑ 64 لاکھ 20 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو8۔ارب83کروڑ64لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں چونکہ کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو8۔ارب83کروڑ64لاکھ20ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر12

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر12 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ)۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30لاکھ23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30لاکھ23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں چونکہ کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30لاکھ23ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر13

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر13 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب61کروڑ87لاکھ40ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009 کو
ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات
کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو6۔ارب61کروڑ87لاکھ40ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون 2009
کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات
کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں چونکہ کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 6۔ارب 61 کروڑ 87 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 14 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4۔ارب 6 کروڑ 40 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

ایک ضمنی رقم جو 4۔ارب 6 کروڑ 40 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

اس میں چونکہ کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 4۔ ارب 6 کروڑ 40 لاکھ 98 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! ایک بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے جسے میں point out کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن نے آج walk out کیا ہے انہوں نے کٹوتی کی تحاریک دے رکھی تھیں اور انہیں ہاؤس میں اپنا role ادا کرنا چاہئے تھا۔ وہ آج اپنی کٹوتی کی تحاریک پر پوری طرح بحث کر کے اپنا point of view ہاؤس کو بتانا چاہئے تھا۔ انہوں نے آج اپنا role ادا نہیں کیا میں اس سلسلے میں آپ کو آگاہ کر دوں کہ اس میں ان کی طرف سے کافی ساری کٹوتی کی تحاریک آئی ہیں، زیر غور مطالبہ زر میں بھی ان کی طرف سے کٹوتی کی تحریک آئی ہوئی ہے تو یہ چیز آپ کے نوٹس میں رہے۔

جناب سپیکر: جب وہ نوٹس دیتے ہیں اس کے بعد انہیں پیش ہو کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس کو oppose کر رہے ہیں۔ Non has oppose it. Thank you. اب جناب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 15 پیش کریں گے۔

مطالبہ زر نمبر 15

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ، 14 لاکھ، 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ، 14 لاکھ، 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ، 14 لاکھ، 27ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 16 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو93کروڑ،92لاکھ،24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو93کروڑ،92لاکھ،24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے

والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 93کروڑ،92لاکھ،24ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 17 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3کروڑ،32لاکھ،8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3کروڑ،32لاکھ،8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 3 کروڑ، 32 لاکھ، 8 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 18 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 97 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 97 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس مطالبہ زر میں کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ 97 لاکھ 40 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم

ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے
ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 19 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ) میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
"ایک ضمنی رقم جو 11۔ارب 83 کروڑ 74 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم
ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے
ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ
"ایک ضمنی رقم جو 11۔ارب 83 کروڑ 74 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم
ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے
ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ
"ایک ضمنی رقم جو 11۔ارب 83 کروڑ 74 لاکھ 33 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو،
گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم
ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے
ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر20

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر20 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو51کروڑ55لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو51کروڑ55لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ

"ایک ضمنی رقم جو51کروڑ55لاکھ8ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر21

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر21 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو13کروڑ31لاکھ95ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو13کروڑ31لاکھ95ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"سول ورکس"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ 31 لاکھ 95 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر22

جناب سپیکر:جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر22پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ):میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"ایک ضمنی رقم جو25کروڑ 80 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم

ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 25 کروڑ 80 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 25 کروڑ 80 لاکھ 72 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 23

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 23 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 30 کروڑ 19 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30کروڑ19لاکھ75ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو30کروڑ19لاکھ75ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ریلیف"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر24

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر24پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 18کروڑ 39لاکھ 17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادااخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"پنشن"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 18کروڑ 39لاکھ 17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کوایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم

ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 7۔ارب 18کروڑ 39لاکھ 17ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر: جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 25 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 48لاکھ 95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 48لاکھ 95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو48لاکھ 95ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر26

جناب سپیکر: جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر26 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کھرب 17۔ارب 39کروڑ 16لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کھرب 17۔ارب 39کروڑ 16لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک کھرب 17۔ارب 39کروڑ 16لاکھ 53ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

وزیر خوراک (ملک ندیم کامران): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اس میں کٹوتی کی تحریک آئی ہوئی ہے لیکن mover نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: کٹوتی کی تحریک کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کوئی oppose کرے۔ اگر کوئی oppose ہی نہیں کرتا تو اس کی تحریک بنتی ہی نہیں ہے۔ شکریہ

مطالبہ زر نمبر 27

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 27 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ارب 7کروڑ 69لاکھ 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 9۔ارب 7کروڑ 69لاکھ 14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون2009 کو ختم ہونے

والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ترقیات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو9۔ارب7کروڑ69لاکھ14ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"ترقیات"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر28

جناب سپیکر: جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر28 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 91کروڑ89لاکھ 62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 91کروڑ89لاکھ 62ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل"برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے۔اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو ایک ارب 91 کروڑ 89 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 29 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 11۔ارب 26 کروڑ 80 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات برائے میونسپلٹیز / خود مختار ادارہ جات وغیرہ برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک ضمنی رقم جو 11۔ارب 26 کروڑ 80 لاکھ 29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز / خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک ضمنی رقم جو11۔ارب26کروڑ80لاکھ29ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگراخراجات کے طور پر بسلسلہ مد''قرضہ جات برائے میونسپلٹیز/خود مختار ادارہ جات وغیرہ''برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر30

جناب سپیکر:جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر30پیش کریں۔

وزیر خزانہ(جناب تنویر اشرف کائرہ):میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی"برداشت کرنے پڑیں گے۔''

جناب سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:۔

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوادیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد"آبپاشی"برداشت کرنے پڑیں گے۔''

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:

''ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو30۔جون2009 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 31 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"
(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 32 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 33 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 34 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی۔اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 35 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 36 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 37 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی

سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 38 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے
اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔ جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی
سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات
کے طور پر بسلسلہ مد "شہری ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر39

جناب سپیکر: جی،وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر39 پیش کریں۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہ کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2009 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شاباش آپ نے بہت تعاون کیا لیکن افسوس ہے کہ آج ہمارے اپوزیشن والے بھائی نہیں ہیں۔ان کو ہونا چاہئے تھا اور ہم ان کو بلانے کی انتہائی کوشش کریں گے انشاء اللہ۔آپ کو پتا ہے کہ

میری طرف سے، ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے آپ کے لئے کھانے کا اہتمام ہے۔ ابھی میں وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ وہ منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ پیش کریں۔

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 09-2008
کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Mr. Tanvir Ashraf Kaira): Thank you Mr. Speaker! Sir, I lay the Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09

MR SPEAKER: The Supplementary Schedule of Authorized Expenditure for the year 2008-09 has been laid.

شیر محمد گورچانی صاحب نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کے لئے کہا تھا۔۔۔ نہیں ہیں۔ جی، میاں محمد رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر: میں آپ کے تعاون کا بے حد شکر گزار ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بڑا relevant سوال ہے ویسے تو میں ایک تحریک کو oppose کر سکتا تھا لیکن میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ میرے سوال سے کئی لوگوں کا بھلا ہوگا۔ محترم وزیر اعلیٰ

پنجاب، خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے وژن اور ہدایت پر دو کام خصوصی طور پر محکمہ تعلیم میں بہت اچھے ہو رہے ہیں۔ ایک ایجوکیٹرز کی بھرتی میرٹ پر ہو رہی ہے اور دوسرا اچھا کام یہ ہے کہ پانچ سال کی زائد عمر کی رعایت سب کو دے دی ہے۔ یہ بھی نہایت مستحسن ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ کل بھی بات کر سکتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ایک information ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ریکارڈ پر موجود ہے۔

میاں محمد رفیق: وہ یہ ہے کہ فزیکل ایجوکیشن۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ پندرہ دفعہ دہرا چکے ہیں۔ وزیر تعلیم اس کو نوٹ فرمائیں کہ فزیکل ایجوکیشن والوں کو خصوصی رعایت دی جائے بقول میاں صاحب کے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کو عمر میں خصوصی رعایت دی جائے۔ آج تک ان کا اس وقت سے لے کر، کب سے لے کر؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! 1995 سے لے کر 2009 تک

جناب سپیکر: ان کی کوئی appointment نہیں ہوئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کوئی add نہیں آئی، کوئی appointment نہیں ہوئی اور ان چودہ سالوں میں طلباء گھر بیٹھے بیٹھے overage ہو گئے ہیں۔ باقی تمام categories میں کئی دفعہ بھرتیاں ہو چکی ہیں۔ بہت سارے خاندان متاثر ہو رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے اور کل آپ کی بات کا جواب دے دیں گے۔

وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن / تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں کل ان کی بات کا تفصیل سے جواب دے دوں گا۔

کرنل (ر) شجاع خانزادہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

کرنل (ر) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! ابھی ایک جوائنٹ پریس کانفرنس تھی جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ اگلے ہفتے سے جتنے بھی متاثرین ہیں وہ بونیر اور سوات واپس جا سکتے ہیں کیونکہ وہ دونوں جگہیں clear ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House اپنی طرف سے، اپنے ساتھیوں کی طرف سے پاک فوج کو اور پاک فوج کے ان جوانوں کو جو کہ غازی ہیں، پاک فوج کے ان جوانوں کو

جنہوں نے شہادت حاصل کی ہے میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں۔انہوں نے پاکستان کی سالمیت اور پاکستان کی بقا کے لئے یہ جنگ لڑی ہے۔یہ جنگ انہوں نے صرف طالبان کے خلاف نہیں لڑی، یہ جنگ انہوں نے ہندوستان، موساد اور امریکہ کے خلاف لڑی ہے۔مجھے آج اپنی فوج پر فخر ہے اور ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔میری دعا فوج کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں وزیرستان میں بھی کامیاب کرے اور یہ فوج ہمیشہ پاکستان کا نام روشن کرے، شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہم سب ان کو سلام پیش کرتے ہیں۔جی، محترمہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! صدر پاکستان آصف علی زرداری اور وزیراعظم پاکستان یوسف رضا گیلانی صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کیا جائے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! ابھی جیسے معزز ممبر نے ذکر کیا کہ یہ فوج کی کامیابی تھی۔میں یہ کہوں گا کہ یہ کامیابی پوری قوم کی کامیابی ہے، وزیراعظم پاکستان جن کے ماتحت یہ فوج ہے اور جمہوری قوتوں کے تحت یہ جو آپریشن کیا گیا وہ فوج نے ہی کرنا تھا اس لئے یہ مبارکباد ساری قوم کو جاتی ہے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل 30-جون 2009 بوقت صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔کھانا ہم نے اکٹھے کھانا ہے، شکریہ